نمبر ۱۰ و ۱۱ — جلد ۶

اشاعۃ السنۃ

معہ ضمیمہ
بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ء و محرم سنہ ۱۳۰۱ مطابق اکتوبر و نومبر ۱۸۸۳ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سی سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اغنیاء سی ۳ متوسط اہل وسعت سے کم وسعت لوگون سے ۲ روپے آٹھ آنے بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کرین دعاء خیر — خط کتابت دار سال زر مہتمم کی پوری نام و خطاب سی حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونی چاہیئے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی ورکوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا۔
ابو سعید محمد حسین لاہوری } مہتمم اشاعۃ السنۃ — لودہیانہ

ضروری گذارشین

۱ — ان دو نمبرون مین اس نوٹس کی تعمیل ہے جو ضمیمہ نمبر ۹ مین دیا گیا تھا۔ یہہ دونو حرف بحرف ملاحظہ گورنمنٹ کی لایق ہین مگر ہم گورنمنٹ کے قیمتی وقت کے لحاظ سی ملتمس ہین کہ صفحات ذیل ضرور ملاحظہ ہون صفحہ ۲۸۷ سے ۲۹۴ — ۳۰۱ — ۳۱۱ — ۳۲۰ — ۳۳۰ — ۳۳۲ — ۳۳۹ —

۲ — انہیں اکثر ایڈیٹران اخبارات ہندوستان کو صواب کی ہدایت [illegible]
وہ اپنا علم و ہنر دکھائین تہذیب و انصاف کو کام مین لا دین — اڈیٹر اخبار شیر قیصر کیطرح صرف دشنام و مطاعن سی ہماری ساکت کرنیکی حرص نکرین اور یقیناً جان لین کہ ہم اپنی وقت کو رسالہ کو آبرو کو (بمقدار ذرہ ہی کیون نہ ہو) قوم کے لئے وقف کر چکے ہین لہذا ہم گالیون کے خوف سی قوم کی نصرت نہ چھوڑینگی اور اس راستہ مین جو مصائب ہمپر آوینگے سب سر پر لینگی۔ ان دشناموں سی وہی لوگ اس بیت کی مصداق بنین گے۔ چو حجت نماند جفا جوی را - بپرخاش بر ہم کشد روی را

۳ — ان رسایل کے مضامین سی کسی مسلمان کی ضرر رسانی مد نظر نہین اور نہ کوئی ایسی بات اسمین درج ہی جس سی کسی مسلمان کو ضرر پہنچی جو کچھہ اسمین لکھا ہی اس سی اپنی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے۔

۴ — ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہی اس سی بھی اپنے ہی ضرر کی مدافعت مد نظر ہی [illegible] اسکو مسلمانونکی ضرر رسانی سمجھے یا مخبری قرار دی وہ پہلی اک[illegible] نمبر ۳۲ جلد ۱۸ اور شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ اور رسالہ انتظام المساجد [illegible] کو انصاف سی دیکھی کہ پہلی کس [illegible] باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہی اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہی پھر جو کہنا ہو سو کہے —

۵ — جو ہماری اس طریق مدافعت کو سابق روش مصالحت کی مخالف قرار دین وہ یہ جان لین کہ ہمنی یہ طریق ان ہی لوگونسی اختیار کیا ہی جو مسلمانون مین اتفاق و مصالحت ہونی نہین دیتی ان سی یہہ سلوک مخالفت عین مصالحت و موافقت ہی اور جو ہمکو ان مباحث سی شخصی بحث کرنیکا الزام دین وہ یہہ جان لین کہ یہہ کسی ایک شخص سے بحث نہین ہی یہ ایک قومی بحث ہی۔

۶ — یہہ دو نمبر حسب درخواست شائقین معمولی تعداد سی ساڑہی چار سو پرچہ زاید چھپے ہین جو فی نمبر ۸ ریا ہر [illegible] حسب حیثیت خریدار بکینگی خریدار ۲۵ پرچہ کو چہارم حصہ قیمت معاف ہی زیادہ خریدنیوالیکو سوم حصہ معاف

مطبع چشمۂ نور پریس امرتسر میں باہتمام ... شائع ہوا

جواب با مشیر قیصری

نمبر۴

مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ کا

جواب

لائق توجہ برٹش گورنمنٹ

شیخنا و شیخ الکل† مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوٰتہم کی مجمل سرگذشت مکہ تو ہم ضمیمہ نمبر۹ جلد۶ مین بعنوان **مژدہ** تحریر کر چکے ہین جس سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا ہوگا کہ جو اراجیف (خوفناک خبرین) ہماری بدخواہان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کی ہین انکا اکثر حصہ محض خلاف واقع ہے۔ انمین جو سچ ہے تو اسقدر ہے کہ مولانا ممدوح باشائی محل مین بلائے گئے اور تین دن تک وہان رہے اور ان سے ان تہمتون کی جو لوگون نے ان پر لگائی تہین جواب لئے گئے آخر وہ اُن سے بری قرار دئے گئے اور پاشائی چٹھی یا سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وہان سے بے مزاحمت احدی واپس ہوکر اپنے وطن مین آپہنچے۔ اسمقام مین ہم اس اجمال کی تفصیل کرتے ہین اور جن امور سے بحث کرنیکا اس مضمون مین وعدہ دے چکے ہین اُن سے بحث کرنا چاہتے ہین مگر قبل از بحث چند امور کی **تمہید** مناسب سمجھتے ہین۔

(۱) جو کچھ ہم آیندہ کہین اگر وہ کسی کو اپنے خیال و تحقیق کے مخالف معلوم ہو تو ہمکو اسکے بیان مین معذور سمجھین اور حسن ظنی و اولوالعزمی کو کام مین لاکر یہ خیال کرلین کہ ہم اپنی فہم و اعتقاد مین (کسیکو وہ غلط ہی کیون نہ معلوم ہو) معذور ہین اور اُس کے بیان و اظہار مین اپنی دیانت و ایمان و عقل و مصلحت کیطرف سے مجبور ہین **ولِلنّاسِ فِیمَا یَعشِقُونَ مَذَاہِبُ**

† یعنی شیخ العرب والعجم۔ (دیکھو صفحہ (۱) ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر۹ جلد۶)۔

اور جو لوگ ہمارے بیان کو **خود غرضی** یا **خوشامد** یا **بناوٹ** گمان کریں وہ ذرا غور و تامل سے کام لیکر یہہ سوچین کہ جو باتین ہم کہتے ہین وہ کیسی ہین۔ واقعی یا محض بناوٹی۔ اگر وہ کسیکو بناوٹی معلوم ہون تو وہ اُن کے دلایل کو جو ہم بیان کرینگے غور سے پڑہین اور اسپر انصاف سے داد دین اپنے اوصاف کمال عقل و انصاف کا لحاظ رکہین۔ ہماری طرف کچہہ خیال نہ کرین۔ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَا قِیْلَ لَا اِلٰی مَنْ قَالَ فَاِنَّ المحققین یعرفون الرجال بِالْحَقِّ لا الحق بالرجال۔

(۲) **مسئلہ جہاد** (جو اسلام مین مسلّم ہے) کے معنی **اہلحدیث** عموماً اور مولانا سید **محمد نذیر حسین** صاحب مُحدِّث خصوصاً ایسے سمجہی ہوئے ہین جن سے اکثر متدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہین ہے۔ اِس معنی کی **تشریح** کچہہ تو **اشاعۃ السنۃ** کے مقامات مفصّلہ† حاشیہ مین ہو چکی ہے اور کچہہ **نواب صاحب** بہوپال کی متعدد تالیفات (اقتراب الساعۃ - اتحاف - ہدایۃ السائل - فوائد العوائد - روضہ خصیب - تاریخ جدید بہوپال - ترجمان وہابیہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے - اور **پوری تشریح** ہمارے رسالہ **الاقتصاد فی مسائل الجہاد** مین ہے (جسکی اشاعت اب بہت جلد ہونیوالی ہے)

اس تشریح کا مجمل ماحصل یہہ ہی کہ مسلمان رعایا کو اپنے گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اُس کے امن و عہد مین وہ آزادی کے ساتہہ شعار مذہبی ادا کرتی ہو) لڑنا یا اُس سے لڑنے والون کی جان و مال سے اعانت کرنا جایز نہین ہی وبنا علیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہی۔

† وہ مقامات یہہ ہین جلد دوم کا ضمیمہ نمبر ۶ صفحہ ۲۵۳ - نمبر ۸ صفحہ ۲۴۹ - نمبر ۹ صفحہ ۲۷۳ وغیرہ - اور جلد سوم کا نمبر ۸ صفحہ ۲۳۸ - نمبر ۱۱ صفحہ ۳۰۳ اور جلد چہارم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۶ - نمبر ۵ صفحہ ۱۳۸ - نمبر ۸ صفحہ ۲۳۶ - نمبر ۱۱ صفحہ ۳۱۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۱ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۶ اور جلد پنجم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۲ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۴۹ وغیرہ اور جلد ششم کا نمبر ۴ صفحہ ۱۰۲ - نمبر ۶ صفحہ ۱۷۱ - نمبر ۷ صفحہ ۲۱۸ وغیرہ -

اور یہہ وہ جہاد نہین ہے جسکا دین اسلام مین حکم آچکا ہے۔

جن لوگون کو اس مسئلہ مین اہلحدیث سے خلاف ہی اُنکی نسبت ہم یہہ تجویز کہ اُن کے مذہب نے انکو اس کے خلاف کی ہدایت کی ہے" نہین کرسکتے اور کسی اسلامی مذہب یا اس کے تمام لوگون کو ناحق متہم کرنا نہین چاہتے اور بعض اشخاص کا گناہ ہم سب کے ذمہ نہین لگاتے انکی نسبت ہم صرف یہہ کہین گے (چنانچہ پہلے بھی نمبر ۱ جلد ۵ مین کہہ چکے ہین) کہ وہ اِس خلاف مین اپنے اصل مذہب کے پیرو نہین ہین اپنے ذاتی غلط خیال یا جہالت یا نفسانیت کے دہوکہ مین آئے ہوئے ہین۔ اصل مذہب اسلام اور اسکے فروعی مذاہب اس ہدایت خلاف سے بری ہین۔

(۳) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہین سمجہا۔ بلکہ اسکو بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد خیال [illegible] اور اسکی معاونت کو معصیت قرار دیا۔ اور اُس کے برعکس اس غدر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی مین ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اُسکے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کمپ مین پہونچائی جس پر گورنمنٹ کیطرف سے بہی قدردانی و توجہ ہوئی اسکی پوری تفصیل سرکاری کاغذات مین موجود اور کسیقدر نمبر ۱ جلد ۵ اشاعۃ السنہ مین بہی ہو چکی ہے۔

(۴) مولوی رحمت اللہ کرانوی مقیم مکہ اُن ہی لوگون مین سے ہے جو جہاد کے صحیح معنے سمجہنے مین اہلحدیث کے مخالف ہین اُس نے مسئلہ جہاد کی اُس مخالفانہ اور غلط معنی کے دہوکہ مین آکر بغاوت ۱۸۵۷ء مین شمول اور مولویان و اکابر گروہ حنفیہ (مولوی فضل حق خیرآبادی مولوی سرافراز علی گورکہپوری۔ حاجی امداد اللہ (پیر پیران و مولویان دیوبند۔ گنگوہ

† ان مولویون کا ذکر مولوی رحمت اللہ کے ساتھہ ایک غرض سے ہوا ہے جسکا اظہار امر ششم مین ہوگا ان پچہلے قصون کی یاد دہانی بے غرض چہیڑ نہین ہے۔

* دیکھو اخبار شحنہ ہند میرٹھ ... مین اشتہار مولوی محمد یعقوب مدرس مدرسہ دیوبند۔

سہارنپور وغیرہ) مولوی عبدالقادر لودہیانوی - اور اُن کے فرزندان مولوی عبدالعزیز - مولوی محمد و مولوی سیف الرحمن†) وغیرہ نہ صرف شامل بلکہ اس مفسدہ کے بانی مبانی تہے اور کمان افسر کہلاتے - جب مفسدون کو شکست ہوئی اور فتح گورنمنٹ کے حصہ مین آئی تب مولوی رحمت اللہ نے مکہ مکرمہ کی راہ لی - مکہ مکرمہ مین اُسکی اقامت†† اختیار کرنے کی یہی وجہ ہے - اِس مفسدہ مین اُن لوگون کی شراکت کا ثبوت سرکاری کاغذات مین موجود ہے - اور اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۵ مین بہی کچہہ اسکا ذکر ہو چکا ہے -

(۵) مولوی رحمت اللہ مذکور کو اگرچہ عیسائیون کی رد و جواب مین باعانت ڈاکٹر وزیر خان بڑا دخل رہا ہے مگر اسلامی علوم خصوصًا قرآن و حدیث مین اُسکو چندان مہارت نہین ہے اور اسیوجہ سے وہ بلا واسطہ تقلید سابقین قرآن و حدیث پڑہنے پڑہانے اور اسپر عمل کرنیکو جائز نہین سمجہتا اور جو لوگ بلا واسطہ تقلید علماء کے قرآن و حدیث کو پڑہین یا اُسپر عمل کرین اُنکو وہ مکہ مکرمہ مین چین نہین لینے دیتے - ایک بزرگ شیخ محمد نامی حرم محترم مین حدیث پڑہایا کرتے تہے اُس نے اُنکو حکمًا اس سے ہٹا دیا - پہر وہ ایک مدت تک

---

† یہہ سیف الرحمن ابتک غائب ہے - اپنے بہائیون عبدالعزیز وغیرہ کے ساتہہ گورنمنٹ کے اشتہار جان بخشی جاری ہونے پر لودہانہ مین نہین آیا - اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۶ مین جو ہم نے خلیل الرحمن مقیم بمبی کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تہا کہ شاید یہ وہی سیف الرحمن ہو گا اِسپر لودہانہ کے بعض لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ یہہ وہ سیف الرحمن نہین ہے ہمنے اسکے جواب مین ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر اسکے وارثان و احباب بشہادت ثقات ہمکو ثابت کر دین کہ یہہ خلیل الرحمن اَور ہے تو ہم اِس امر کو اپنے رسالہ مین درج کر دینگے مگر ابتک ہمارے پاس انکی طرف سے کچہہ ثبوت پیش نہین ہوا جب وہ ثبوت پیش کرینگے ہم فورًا اسکو درج رسالہ کر دینگے ہماری نظر سیف الرحمن یہی خلیل الرحمن ہے (اگر وہ اور ہے) ہمکو

†† حاجی امداد اللہ نے بہی تنہا ہی سے ہندوستان سے ہجرت اور مکہ مکرمہ مین اقامت اختیار کی ہے جب دیکہا کہ ہندوستان مین اب زندگی محال ہے اور بادشاہ کی دار و گیر سے اب جان بچانا کمال ہے بہاگ کے خدا ترسی ان حضرات نے تہی
نہ نہاد نداشت تاب وصال پری رخان ۔ بگنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت -

ایک حلوائی (عبداللہ نامی) کی دوکان کی ایک کوٹھری مین چھپکر حدیث پڑہاتے رہے اُسکو بہی اُس نے (جب مطلع ہوا) بند کرادیا۔ **ایک دفعہ** ایک کتاب حدیث عربی **سفر السعادت** (تصنیف علامہ مجدالدین صاحب قاموس) مکہ مین آئی اور شائقین حدیث نے اسکی ترویج و اشاعت چاہی تو اُسکو بہی اُسنے جاری نہ ہونے دیا۔ خاکسار نے مکہ مکرمہ مین چار مہینہ رہکر اکثر ان حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہی صرف سُنی سنائی باتون کو بیان نہین کردیا۔

(۶) مولوی **رحمت اللہ** اور وہ مولوی جو غدر ۱۸۵۷ء مین اسکے شریک تہے اور ان کے اتباع و ذریات جواب ہندوستان پنجاب مین موجود ہین۔ **اہلحدیث** کے عموماً (عمل بالحدیث و ترک تقلید کے سبب) اور مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے خصوصاً (انکے سرگروہ اہلحدیث ہونے اور غدر ۱۸۵۷ء مین شریک نہ ہونے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی کرنے کے سبب) دلی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور جہان تک انکابس چلے وہ انکی تکلیف دہی و ایذا رسانی (ہاتہہ سے تلوار سے [illegible] زبان سے بیان سے) اپنا مذہبی فرض جانتے ہین۔

مولوی **رحمت اللہ** کا عموماً اہلحدیث کو تکلیف دینا امر پنجم مین بیان ہوچکا ہی اور خصوصاً مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تکلیف دہی کے فکر مین رہنا ایک مدت سے مشہور ہے۔ تہوڑا عرصہ ہوا کہ مکہ مین بعض لوگ بارادہ حج پہنچے تو اُسکی زبان سے یہہ بات سُن آئے ہین کہ اگر مولوی سید محمد نذیر حسین ایک دفعہ یہان مکہ مین آجاوے تو پہر جان سلامت نہ لیجاوے۔ یہہ بات مجھے ایسے شخص سے پہنچی ہے جسکو مین ولی مادرزاد کہہ سکتا ہون اور مین خود بہی جبکہ مکہ مین مقیم تہا مولوی رحمت اللہ کی زبان سے مولانا ممدوح کے حقمین مغلظ دشنام سُن چکا ہون اُسیدن سے مینے مکہ سے کوچ کرنیکا قصد کیا ورنہ مین حج کے بعد سال بہر کا ارادہ قیام رکہتا تہا جس سے صرف چار پانچ مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔

یہی حال اور مولویون کا ہی جو مولوی رحمت اللہ کے ۱۸۵۷ء مین شریک حال یا اُس کے شریکون کے مرید و ہمخیال ہین۔ ازانجملہ لودہیانہ والے مولویون نے تو اہلحدیث کی نسبت

واجب القتل ہونیکا صاف فتوی دیا ہے - چنانچہ رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** لکھدیا ہے کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اُنکو قتل کرین اگر وہ لاعلمی کے عُذر سے توبہ کرے تو انکی توبہ قبول نہ کرین"۔

+ اِس رسالہ کا مولف مولوی **محمد** پسر مولوی **عبد القادر** لودہیانوی ہے (جسکا ذکر صفحہ ۲۸ مین گذرا) ہمنے اِس رسالہ کا ذکر اس سے پہلے دو دفعہ کیا (اول ۱۸۹۴ء مین بضمن ضمیمہ نمبر۱ جلد ۳ ثانیاً ۱۸۹۵ء مین بضمن رسالہ نمبر ۵ جلد ۶) مگر اسکے مؤلف کا نام اِس خیال سے نہ لیا کہ شاید یہہ لوگ بحکم **العاقل تکفیہ الاشارہ** ہماری اجمالی اشتہارون کو سمجھ جائین اور اپنی تشدد سے باز آئین مگر جب ان اجمالی اشتہارون نے اِن پر اثر نکیا اور انکا تشدد روز بروز بڑہتا نظر آیا تو ناچار ہمکو انکا نام لینا پڑا تاکہ کوئی ملک یا قوم کا خیرخواہ (گورنمنٹ یا خود رعایا) انکو اتنا تو پوچھے کہ تمہارا اپنے مخالفین مذہب پر حکم قتل (اگر یہہ عام لوگون [illegible]

اُن کا یہہ حکم قتل مخالفین مذہب اُسی **غلط فہمی معنے جہاد** پر مبنی ہے - اور انکا یہہ غلط خیال نہ صرف اِنکے دل کو قتل وجہاد مخالفین پر برانگیختہ کرتا ہے بلکہ اُن کی قلم وزبان کو بھی اس قتل وجہاد کی ترغیب مین جاری رکھتا ہے - رسالہ **انتظام المساجد** مین تو انکا تحریری حکم قتل ناظرین نے دیکھ لیا ہے **ایک** اور رسالہ (انتصار الاسلام) مین جو اِن سب بھائیون (محمد عبد العزیز وعبد اللہ) نے ملکر تالیف کیا اِس قتل وجہاد جابجا نہ صرف ذکر بلکہ اِسپر فخر موجود ہے (دیکھو دیباچہ اِس رسالہ کا صفحہ ۳ اور رسالہ کا صفحہ ۳-۱۹-۲۰ وغیرہ) اور **طرفہ** لائق افسوس یہہ کہ یہہ لوگ بحکم بدنام کنندہ نکونامی چند *** سلطان روم** (سلمہ اللہ ملکہ وسلطنتہ) کو بھی اپنا ہمخیال بناکر **بدنام کرنا** چاہتے ہین اور اِس رسالہ مین یہہ جتاتے ہین کہ جس جہاد کے ہم مدعی ہین جناب سلطان روم بھی جہاد کیا کرتے ہین اور جو اُنکی ملکی لڑائیان اقوام غیر سے قایم ہوتی ہین وہ بھی جہاد ہے جسکو ہم مذہبی جہاد سمجھتے ہین ہم حیرت وتعجب مین ہین کہ یہہ مسائل جنمین قتل وجہاد مخالفین مذہب کی کھلم کھلی ترغیب پائی جاتی ہے گورنمنٹ میں پیش نہین ہوتے ؟ یا پیش ہوکر کسی مصلحت سے انسے

اور گلابی چوورقہ (جو زرد رو ہو کر+ ۲۰ صفحہ مین مطبع فیض عام دہلی مین دوبارہ چہپا ہے اور اسپر لودہانہ - پانی پت - دیوبند - گنگوہ - رامپور وغیرہ کے علماء کی مہرین زیادہ کی گئی ہین) والے بہی اُن (لودہانہ والون) سے کچہہ کم نہین ہین اونہون نے بہی اس زرد رو رسالہ کے صفحہ ۱۹ مین صاف لکہدیا کہ جس قدر شمشیر دست و زبان کے ذریعہ سے انکا مقابلہ کیا جاوے تہوڑا ہے -

اب اس سے بڑہکر روشن دلیل انکے اہلحدیث کے جانی دشمن ہونے اور انکے خون کے پیاسے ہونے پر کوئی کیا چاہیگا - انکی اِن تحریرات سے (جنمین لفظ قتل و شمشیر موجود ہے) بہی منصفین حکام و عامہ ناظرین کو ان کے دشمن اہلحدیث ہونیکا یقین نہ آیا تو معلوم نہین اور کس دلیل سے اور کب یہہ یقین آئیگا - کیا اب ہی جبکہ غدر ۱۸۵۷ء کی طرح اہلحدیث پر غدر مچایا جاویگا اور اہلحدیث کا گلا کاٹا جاویگا -

[illegible]) سلطنت روم [illegible] سلطان روم [illegible] ری عزت کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہی اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ [illegible]یکن امن عام و حسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بہی ہم [م]سلمانون کے لئے کچہہ کم فخر کا موجب نہین ہی اور خاصکر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہہ سلطنت [بلح]اظ امن و آزادی اسوقت کی تمام اسلامی سلطنتون (روم ایران خراسان) سے بڑہکر فخر کا [م]حل ہے - مذہب عیسائی گو تو کوئی مسلمان حق پر نہین سمجہتا اور جو حق پر سمجہے وہ مسلمان نہین ہے اِس مزید فخر کا موجب و مقتضی برٹش گورنمنٹ کا اہل اسلام کو مذہبی آزادی دینا اور اِنکے [مذ]ہبی امور مین دست اندازی نکرنا ہے -

ریاست روم بہی گو اس آزادی کی رعایت سے معرا نہین ہے کیونکہ مختلف مذاہب [(]عیسائی یہود وغیرہ) کے لوگ اِس سلطنت مین باامن اوقات بسر کرتے ہین و لیکن اِس سلطنت خصوصاً اسکے ماتحت ملک حجاز علی الخصوص حرمین شریفین مین خاصکر

+ یعنی زرد رو کا عذر -

مسلمانون کی مختلف قومون کے حقمین اس مسئلہ آزادی پر سلطان روم سی پورا پورا عمل نہین ہوسکتا اس تکمیل تعمیل سے سلطان کو علماء و شیوخ اسلام مانع و مزاحم ہوتے ہین جنکی حکم و فتوے کو حکم الٰہی سمجہا جاتا ہی وہ جسکا عمل یا اعتقاد اپنے فہم و خیال کے مخالف پاتے ہین (فروعات فرعیہ سے کیون نہو) اسپر جہٹ فتوی کفر یا ضلالت کا لگا لیتے ہین اور اُسکو اُسکی اعتقاد کے موافق عمل کرنے نہین دیتی۔ † یہہ لوگ سلطنت روم کے حصہ دار و شریک نہوتے تو سلطان روم بھی ماشاء اللہ اس آزادی کی رعایت مین برٹش گورنمنٹ سی کم نہ ہوتے۔

اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اس سلطنت کو ازبس غنیمت سمجہتی ہین اور اس سلطنت کی رعایا ہونیکو اسلامی سلطنتون کی رعایا ہونیسی بہتر جانتے ہین اور جہان کہین وہ رہین یا جائین (عرب مین خواہ روم مین خواہ اور کہین) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہین چاہتی۔ گو اسلامی ریاستون کے رئیسون کو وہ اپنا فخر سمجہین اور [illegible] اُنکی معاونت [illegible] جنگ مین اہلحدیث ہند نے بشمول عام مسلمانان ہند بیوگان و یتیمون کے لئے چندہ دیا جسمین بشمول مسلمانان لاہور کسیقدر (پچاس روپیہ) خاکسار نے بہی پیشکش کیا تہا۔

(۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث ملک ہند مین ایک ہی ایسے شخص ہین جو علم[1] حدیث کثرت[2] تلامذہ کثرت[3] اتباع عام[4] قبولیت مین اپنا ثانی نہین رکہتی۔

افاضل و اماجد اس گروہ اہلحدیث مین اور بہی ہین جنسی علم کی اشاعت بذریعہ تالیفات اور سنت کی اقامت بذریعہ تحریرات اور دین کی تجدید بازالہ منکرات و بدعات بہت ہوئی

---

† اسمین اسبات کیطرف اشارہ ہی کہ اگر کوئی ناجایز صورت معاونت پیش آوی مثلاً (خدانخواستہ باشد) برٹش گورنمنٹ سی سلطان روم کی نا اتفاقی ہوجائے اور مقابلہ کی نوبت آوے تو اس صورت مین اہلحدیث ہند اپنی اسلامی ریاستون کو (روم ہو خواہ اور) ہرگز مدد نہ دینگے اور نہ اُن کے ساتھ ہون گے اپنی ہی مہربان گورنمنٹ پر جان و مال نثار کرنیکو حاضر و مستعد ہونگے۔ اس پیشگوئی کو

† یہہ حضرات مقلدین ہین جو عمل بالحدیث کو تجدد دین کا خاصہ سمجہتے ہین۔

ولیکن ان اوصاف اربعہ خصوصًا وصف چہارم مین ہم کسیکو انکا نظیر نہین پاتے۔ اور اس
نظر سے ہم کہہ سکتے ہین اور گورنمنٹ کو اسکا یقین دلا سکتے ہین کہ مولانا ممدوح کی تعظیم و تکریم
تمام گروہ اہلحدیث کی (جنکی تعداد ان کے مخالفین اسی لاکہہ بتاتے ہین اور حقیقت مین انکی تعداد
اس سے بہی زیادہ ہے) تعظیم و تکریم ہے اور انکی توہین کل گروہ اہلحدیث کی توہین امور
واجب التمہید طی ہوئی اب اصل حال کی تفصیل اور اُسکے نتائج کا بیان ہوتا ہے وباللہ التوفیق
مولانا ممدوح نے دہلی سے سفر حج کا ارادہ کیا تو صرف اسی خوف سے کہ مکہ مکرمہ مین مولوی
رحمت اللہ و حاجی **امداد اللہ** تشریف رکہتے ہین اور وہ ہمیشہ اہلحدیث کی ایذا رسانی
مین ساعی ہین۔ اور خاصکر مولوی رحمت اللہ تو جناب ممدوح کے تو وہ زمانہ غدر سے خون کے
پیاسے ہین۔ مولانا ممدوح نے **دو** انگریزی **چٹھیان** اپنے ساتہہ لین **ایک** تو صاحب کمشنر

دہلی کی چٹھی جو حاشیہ مین منقول ہے اور اسکا حاصل یہہ ہے مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے رہنما دینا (معلوم) مولوی ہین جنہون نے مشکل وقتون مین اپنی نمکحلالی گورنمنٹ پر ثابت کی ہے اب وہ اپنی فرض زیارت کعبہ کی ادا کرنیکو مکہ جاتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ جس کسی افسر برٹش گورنمنٹ ر

Maulavi Nazir Husein is a lea-
-ding Maulavi in Dehli who in dif-
-ficult times has proved his loyalty to
the British Government and in his
pilgrimage to Mecca I hope any Bri-
-tish Officer whose help or protection
he may need will afford it to him
as he most fully deserves it.

(Signed) J. D. Tremlett B.C.S.
Commissioner & Supdt
Delhi Division.

AUGUST 10th
1883.

کوئی جہوٹی خوشامد سمجہے تو وہ **مصر** ہی کے معاملہ کو جو ابہی گذرا ہے دیکہہ لے۔ اسمین نواب صاحب بہادر بال

کی وہ مدد چاہین گے وُہ انکو مدد دیگا کیونکہ وہ کامل طور سے اِس مدد کے مستحق ہین۔

دستخط

دہم اگست ۱۸۸۳ء } جی ڈی ہی ٹرمیلیٹ بنگال سول سروس

کمشنر دہلی

دوسری مسٹر لیین کی چہٹی بنام کانسل مقیم عدہ جسمین مولانا ممدوح کی خیرخواہی مانہ غدر کا بیان مفصل بیان تہا اور اسمین مولانا ممدوح کے مخالفین مقیم مکہ کا حال بھی جتایا گیا تہا تاکہ کانسل برٹیش گورنمنٹ انکی شر و فساد سے مولانا کو بچا دے اور انکی رعایا گورنمنٹ ہونے اور زمانہ غدر خیر خواہی کی رعایت کرے۔

یہہ چہٹیان ساتھ لیکر **مولانا** ممدوح دہلی سے روانہ ہوی تو اُدہر سے آپ کے حریف بہی (جو ہندوستان مین رہتے ہین اور وجوہات مذکورہ بالا کے سبب آپکے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور آپکے قتل کرانے [illegible] آپکے [illegible] ارک کے لئے مستعد ہوے **اور** اُنہون نے **چند اشخاص** مختلف مواضع (پنجاب - دیوبند دہلی بدایون وغیرہ) گلابی چو ورقہ رسالہ (رد یوا - کہو کہ پیس قبض یا نیچہ) ہاتہہ مین دیکر روانہ کیئے۔ پس **پہلے** تو یارون نے **بمبئی** پہنچکر مولانا ممدوح پر وار کرنا چاہا اور چند علماء بمبئی کو اپنے ساتھ ملا کر اس گلابی چو ورقہ کے **سوالات** مین کچہہ اور کفریات بڑہا کر مولانا ممدوح کے سامنے پیش کیا جس سے **مقصود** اِن حضرات کا صرف یہہ تہا کہ ان سوالات سراسر افتراءات

---

† نے (جو اہلحدیث کی ایک سرگروہ ہین) ریاست بہوپال کیطرف سے کس خلوص و مستعدی کے ساتھہ اعرابی پاشا کے مقابلہ کے لئے گورنمنٹ کو جان و مال سے مدد دینے پر آمادگی ظاہر کی تہی جس پر گورنمنٹ ہند نے ریاست اور نواب صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا اور اِس مضمون کا ایک خاص مراسلہ ارسال فرمایا چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ مین بصفحہ ۲۷۰ نواب صاحب کی کتاب ترجمان وہابیہ سے اسکا حال منقول ہو چکا ہی -

† وہ چہٹی برٹش کانسل نے جسکی نام تہی رکہہ لی اسلئے وہ بعینہٖ نقل نہین ہوئی -

کو سنکر مولانا ممدوح اور آپ کے رُفقا کو خواہ مخواہ طیش وجوش آویگا اور اس سے معاملہ طول پکڑ لیگا مگر مولانا ممدوح انکی غرض فساد کو تاڑ گئے اور اُن سوالات کے جواب مین بجز اسکے کہ انکو افتراء وکفریات قرار دین کچھہ بولنا مناسب نسمجھے اسکی تفصیل ہم اشاعۃ السنہ نمبرے مین بضمن مضمون ترقی معکوس اور نمبر ۹ مین بضمن جواب مشیر قیصر نمبر۳ بخوبی کر چکے ہین اور مخالفین کے اخبارات واشتہارات جو ہندوستان وپنجاب کے گلی کوچون مین پہر رہے ہین نیز ہمارے بیان کے مصدق ہین۔ جب مولانا ممدوح سٹیمر (اگبوٹ) مین سوار ہوئے تو آپ کے حریفون کی پارٹی (ٹولی) جو اس سٹیمر مین سوار تھی وہان بھی چھیڑ چھاڑ سے نہ ٹلی۔ مگر مولانا ممدوح نے بامتثال آیۃ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وہان کسیکی نہ سُنی اور ہر طرح سے خیریت رہی۔ جب مولانا ممدوح مکہ شریفہ مین پہنچے اور آپکے حریف بھی وہان داخل ہوئے۔ تو مولانا ممدوح کو جام شہادت پلانے یا مکہ مین قید کرانے کے لئے ان حضرات نے وہان ایک کمیٹی مقرر کی۔ جس کے پریسیڈنٹ وہی مولوی رحمت اللہ اور ممبر وہی حاجی امداد اللہ۔ مولوی عبد القادر بدایونی مولوی خیر الدین (اسکا حال اصلاح یافتہ بمبئی کے سرکاری دفترون اور عام لوگون سے معلوم ہو سکتا ہے) اور چند اشخاص دیوبند وغیرہ تھے۔ اس کمیٹی کی رات دن کارروائی اور تدبیر آرائی یہہ تھی کہ جس طرح ہو سکے مولانا کو یہان شہید کرا دین یا حبس دوام مین پہنسا دین مگر چونکہ ایام حج مین عام ساکنان مکہ (مطوف ہون مولوی۔ مفتی۔ قاضی۔ گواہ وغیرہ) سبہی ھات فلوس (یعنے فلوس لاؤ) کے ورد مین رہتے ہین اور فلوس کمانیکے لئے حاجیون کے ارد گرد پہرتے ہین اور گہر گہر کا طواف

+ ان ہی مین سے بعض بمبئی وغیرہ بلاد ہندوستان مین پہنچکر اپنی کارروائیون کے گواہ بن گئے ہین جنکی شہادت کو ہمارے ملکی ریفارمر (اخبارون کے ایڈیٹر) معزز اور معتبر اور متقی فاضل حجاج کی شہادت قرار دیتے ہین یہ لوگ ع بکی دزد باشد کہ پردہ دار بر عمل کرتے اور اپنا گواہ کسی اور کو بناتے تو امر جدید و عجیب نہ تہا ایسا پہلے بہی ایسے لوگون سے ہوتا چلا آیا ہے یہہ بڑا تعجب ہے کہ خود ہی مدعی اور خود ہی گواہ۔

جواب سالہ ۱۱ نمبر ۱ بہرحال میں تمام ہوا ہے واسی سالہ نمبر کے ساتھ شامل ہے

اس خیریت رہنے کا ایک سبب یہہ بہی تہا کہ انکو برٹش کانسل مقیم جدہ کا خوف تہا جس نے مولانا ممدوح کا چٹھیات مذکورہ کو دیکھکر بہت اکرام کیا اور جب تک سٹیمر کامران مین رہا وہ ہر روز آپ کی ملاقات کیلئے آتا رہا مگر افسوس وہ اسی جگہہ ... ہو گیا۔ اگر وہ ... واپس آتا تو مولانا ... تا۔

کرتے ہین **لہذا** تا فراغ حج کوئی کسی سے (اسکے باپ کا قاتل کیون نہو) تعرض نہین کرتا اِسوجہ سے اِس کمیٹی کی کوششون کا نتیجا اسکے سوا اور کچھہ ظاہر نہ ہوا کہ اونہون نے اپنی خیالی و جعلی مقدمہ کے لئے گواہون کو (جنکی تعداد پاشاء مکہ کی تقریر آیندہ سے ساٹھہ تین سو معلوم ہوتی ہے) سکھا پڑھا کر آمادہ و زیر دست کر رکہا مقدمہ عدالت مین پیش نہ ہو دنیا علیہ مولانا ممدوح نے طمانیت خاطر سے فریضۂ حج ادا کیا۔

بعد فراغ حج مولانا ممدوح کے ایک **رفیق** (مولوی تلطف حسین صاحب عظیم آبادی محی الدین پوری) نے **ہر چند** مولانا کی خدمت مین باصرار عرض کیا کہ یہہ جو کمیٹیان ہماری نسبت رات دن ہو رہی ہین یہہ بے اثر دکہائے نہ رہینگی۔ آپ فریضۂ حج ادا کر چکے ہین آپ کے لئے اب یہی بہتر ہے کہ یہان سے چلدین **مگر** مولانا ممدوح (جو اتباع سنت کے عاشق اور بحکم حدیث منقول

حاشیہ زیارت مسجد نبوی کی (جو زیارت مرقد مصطفوی ہے)+ [illegible] شایق تھی اِس اصرار کو کب ماننے لگے تھے؟ وہ حضرت ابوذر ابو ذر غفاری کیطرح باشتیاق زیارت و نیز بانتظار قافلہ ۲۳ ذی الحجہ	قال رسول الله صلعم لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجدی هذا والمسجد الاقصی۔ صحیح مسلم صفحہ ۴۳۲ جلد ا۔ المعنی المتبادر الی الفہم عند الانصاف

+ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابو ذر غفاری) سے روایت ہے کہ آپ زیارت نبوی کے ارادہ سے مکہ مکرمہ مین پہنچے تو مشرکین مکہ سے ڈر کے مارے آنحضرت صلعم کا نام لیکر آپکا پتہ نہ پوچھہ سکے۔ یون پوچھنے لگے کہ جسکو تم صابی کہتے ہو (جیسا کہ اسوقت کے لوگ اہلحدیث کو وہابی کہتے ہین) وہ کہان ہے۔ مشرکین مکہ تاڑ گئے کہ یہہ خود بھی کوئی صابی ہے اور پتہر ہڈیان (جو ہاتھہ مین آیا) لیکر آپ پر پل گئے اور ایسا مارا کہ خون آلودہ کر دیا۔ آپ بیہوش ہو کر گر گئے پہر کئی دن کے بعد تندرست ہو کر بوساطت حضرت مرتضی علیہ السلام آنحضرت کی زیارت و اسلام سے مشرف ہوے جب چلتے ہوے اونہون نے مشرکین کے سامنے اظہار اسلام کیا اور کلمہ شہادت پڑہا تو پہر مشرکین نے ویسا ہی مارا اور زمین پر لٹا دیا یہانتک کہ حضرت عباس نے آکر چھڑایا (دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۲۹۶) مولانا ممدوح سے گو حال کے مسلمین نے یہہ سلوک نہین کیا مگر آپکو اشتیاق زیارت مین اس ظلم کے تحمل سے دریغ نہ تہا جرم اتباع سنت مین وہ شہید بھی کر دیتے تو

وہین ٹہیری رہی۔ اتنے مین یار لوگ بہی ہاتہ فلوس کے ورد سے فارغ ہو کر ٹکون سے کیسے (جیب) بہر کر مولانا ممدوح کی نسبت مخالفانہ کارروائیون کے لئے	ھو النہی عن السفر الی مکان الا المساجد الثلثۃ والا مکنۃ من جنس المساجد غیر انہ جنس بعید ولا یجب فی المستثنی المفرغ اینکون جنسا قریبا للمستثنی۔ (لمعات شیخ عبد الحق دہلوی)

مستعد ہو گئے۔ تب اُس کمیٹی نے محمد عمر موذن وغیرہ کے ذریعہ سے مولانا ممدوح کی نسبت یہہ مخبری کرا دی کہ آپ وہابی (یا معتزلی) ہین آپنے یہہ رسالہ (گلابی چو ورقہ تالیف کیا ہے†† جسمین خنزیر کی چربی کو اور خالہ سے نکاح کو حلال کہا ہے وغیرہ وغیرہ جسپر بادشاہ کیطرف سے مولانا ممدوح کی طلبی ہوئی ۲۳ ذی الحجہ کو بروز پنجشنبہ دس بجے دن کے تین سپاہی اور ایک افسر (محمود آغا نامی) جن کے ہاتہ مین ایک فہرست تہی (یا بقول مخالفین وارنٹ) جسمین چہہ اشخاص (مولانا ممدوح۔ ڈپٹی امداد العلی۔ مولوی سلیمان (حجاج) مولوی امیر الدین۔ مولوی محمد۔ مولوی [illegible]) کے نام [illegible] ان لوگون کی طلبی کو آئے اُس مکان مین جہان وہ پہونچے اس فہرست کا (بجز مولانا ممدوح) کوئی آدمی نہ تہا۔ مولانا ممدوح کے علاوہ پانچ آدمی اور نام (مولوی تلطف حسین۔ محمد احمد۔ حفیظ اللہ۔ خدا بخش۔ سید احمد) کے اس مکان مین موجود تہے۔ ان سپاہیون نے بجز مولانا

†† مصرع چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد شاہی کرتے تہے مگر اسکا مشاہدہ اچہی طرح اسمقام مین ہوا کہ جو رسالہ مولانا ممدوح کے مقابلہ مین اردو مین آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہی وہ محکمہ عدالت عالیہ مکہ مکرمہ مین مولانا کی تالیف قرار دیا گیا۔ اور جب مولانا ممدوح کیطرف سے اسکا جواب شافی ملا اور ثابت کیا گیا (چنانچہ اسکا بیان عنقریب آئیگا) کہ یہہ رسالہ آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہی تو ان مخبرون اور گواہون کو حلف دروغی پر کچہہ مواخذہ نہ ہوا۔ سبحان اللہ کیسے مخبر و گواہ ہین؟ اور کیسے حاکم جہان پناہ ؎ وزیرے چنین شہریارے چنان جہان چون نگیرد قرار چنان۔

ممدوح نام کسیکا نہ پوچھا چھہ ناموں مندرجہ فہرست کا عدد† وشمار ان چھہ اشخاص حاضرین سے پورا کرلیا۔ اور انکو معہ چند رسایل مناسک حج (جو اُنکی تلاشی لینے سے برآمد ہوے اور اُن کے سوا کوئی کتاب یا رسالہ اُن کے اسباب سے نہ نکلا تھا) دیوان (کچہری) پاشا مین پہنچایا۔

مکہ مکرمہ مین برٹیش کانسل مقیم جدہ کا نائب یا اسسٹنٹ ایک مسلمان عہدہ دار (عبدالرزاق نامی) رہتا ہے (جس سے ہماری پیشین گوئی نمبر ۸ جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ کی ہماری تجویز سے پہلے ہی تصدیق وتعیین ہو چکی ہے) **اُسنے** مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کو (جب وہ مکہ پہنچتے ہی ان سے ملے تھے۔ اور اُسکو انگریزی چٹھیان دکھائین اور مخالفین کی تجویزات مخالفانہ سے اطلاع دی) یہہ **ہدایت** کردی تہی کہ آپ طمانیت سے اپنے شعار مذہبی ادا کرین اور کسی سے کوئی تعلق نہ رکھین اور جب کوئی وقت بازپرس پیش آوے آپ مجھے فوراً اطلاع کرین اور خود طلبی پر بلا توقف پاشا کے پاس حاضر ہو جائین اس

---

† یہہ عجیب کارروائی ہے کہ جب [illegible] کسی کو پکڑ لیا [illegible] ہمارے ملک پنجاب مین سکہون کی حکومت مین ایسا دستور تہا کہ جب کسی کاردار (تحصیلدار یا حاکم) سے جرم ثابت ہوتا تو بجائے اُسکے اسکی جورو بیٹون کو پکڑ لیا جاتا اور بعض اوقات بعض کاردارون کو بلا جرم ہی پکڑ لیا جاتا جب وہ عذر کرتا کہ حضور مینے تو کوئی جرم نہین کیا تو سرکار سے یہہ جواب ملتا کہ تو بیس برس تک کوئی جرم **نکریگا** تو کیا ہم تجہے **نہ پکڑینگے؟** تیرے **جرم کے منتظر بیٹھے** رہینگے؟ مگر قرآن واسلام ہرگز اجازت نہین دیتا کہ کسیکو بلا جرم پکڑ لین۔ یا ایک کے جرم مین دوسرون کو گرفتار کرلین **آیہ** **لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی** (یعنے کوئی بوجہہ اُٹہانیوالہ دوسرے کا بوجہہ نہین اُٹہا سکتا) قرآن مین موجود ہے۔ خدا جانے ہمارے نامی مسلمان صاحب سلطنت اس آیہ کو اہل حدیث کی بنائی ہوئی سمجہتے ہین؟ یا اسپر عمل کرنا عیسائیونکا حصہ خیال کرتے ہین۔ ان کی اس قسم کی کارروائیون پر ہم افسوس نہ کرین تو کیا تعریف کرین؟ جو کہنا ہو انصاف سے کہو۔

حال سے مطلع ہو کر نائب مذکور نے فوراً اپنے وکیل (یا مترجم محمد یوسف نامی) کو پاشا مکہ کے پاس بہیجا اور یہہ دریافت کیا کہ آپنے رعایا برٹش گورنمنٹ کو عدالت مین کیون طلب کیا ہے پاشا مکہ نے جواب دیا کہ لوگون نے انکی اس قسم کی (جسکا ذکر مضمون مخبری مین ہو چکا ہے) شکایت کی ہے۔ وکیل نائب کونسل نے جواب مین کہا کہ جن امور کی وہ شکایت پیش کرتے ہین ان امور کے مرتکب یہہ اس حدود مین نہین ہوئے† لہذا ان پر ان امور کے سبب اس سلطنت کا مواخذہ ناواجبی ہے۔ یہہ سنکر پاشاء مکہ نے اُنکو رخصت کیا اور **مقدمہ تسمیہ ڈسمس ہوا** یہہ آنا اور جانا اور سوال و جواب سب کچہہ تقریباً ایک گہنٹہ مین ہوا۔

یہہ امر مولانا ممدوح کے مخالف کمیٹی کو نہایت شاق گذرا اور اپنی ندامت و ذلت کا باعث معلوم ہوا۔ تو اُنہون اُسیوقت متعدد وسایل داخلی و خارجی بہم پہنچا کر اور بہت سے لوگون کے شہادت (جنکی تعداد پاشا کے بیان آیندہ کے موافق ساڑہے تین سو تک ہے) [illegible] مولانا ممدوح [illegible] ہمراہیون کو پہر **عدالت** مین طلب کرایا۔ اِسوقت جو ایک سپاہی اور ایک افسر انکی طلبی کو آئے تہے اِنھون نے بہی کسی کے نام کو دریافت نہ کیا جو چار آدمی اسوقت موجود تہے انکو ساتھہ لیکر دیوان کا راستہ لیا۔ دو آدمی جو اُنمین نہ تہے انکی تلاش و انتظار مین کسیقدر راستہ مین دروازہ حرم اور دیوان پاشا کے قریب توقف ہوا۔ اتنے مین **نائب کانسل جناب** عبدالرزاق مذکور) اِس حال سے مطلع ہو کر خود حرم مین پہنچا اور اپنے نائب یا وکیل) محمد یوسف کو پاشا کے

---

† یہہ بات وکیل نائب کانسل نے اصلیت سے قطع نظر اور مذہبی بحث کو ایک طرف کر کے کہی جسمین پاشا کو کوئی عذر یا بحث پیش کرنیکی جگہہ نہوئی بنظر اصلیت وکیل یہہ بہی کہسکتا تہا کہ یہہ سب باتین جو ان کے ذمہ لگائی گئی تہین افترا و بہتان ہیں چنانچہ مولانا ممدوح اور آپکے رفیق نے اپنے جوابات مین بہی لکہا یا اور ایسا ثابت کر دیا کہ پاشا نے بہی اسکو مان لیا اور بعد تسلیم براءت کا سارٹیفکٹ دیا جسکا ذکر آیندہ بصفحہ (۳۱۱) آتا ہے۔

پاس دیوان میں بہجوایا اور ویسے ہی سوال جواب ہونے لگے۔

اس سوال و **جواب** میں وکیل (**محمد یوسف**) کئی دفعہ پاشا کے پاس گیا اور آیا **آخر** پاشا کیطرف سے یہہ **جواب لایا** کہ ہمنے انکو حفاظت کے لئے اور مصلحۃ و **احتیاطاً** پاس رکہنا چاہا ہے اسوقت ہم اُنکو بلا تحقیقات چہوڑ دینگے تو ہمکو کشت و خون ہوجانیکا خوف ہے ان کے صدہا مخالف (جو اس **وقت جوش** مین ہین انکو جیتا نہ چہوڑینگے+ –

یہہ سنکر نائب کانسل اور اس کے وکیل نے ناچار و **مایوس** ہوکر مولانا ممدوح کو یہہ کہدیا کہ یہان کسی آئین و قانون کی پابندی نہین ہے لہذا ہم اس سے زیادہ پاشا کو کچہہ نہین کہہ سکتے آپ دیوان میں حاضر ہوجائین – یہہ کہکر اونہون نے اپنی جگہہ کی راہ لی اور ان حالات کی رپورٹ اپنے افسر مقیم جدہ کو کردی – وہ رپورٹ یقین ہے برٹش کانسل جدہ نے انگلینڈ کو روانہ کی ہوگی – **مولانا ممدوح** معہ اپنے پانچ رفیقون کے دیوان مین پہنچے – اور رات بھر اُسی دیوان کے ایک [illegible] مین بسر ہوا اُسدن مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کا جمعہ و طواف فوت ہوا ++ – اُسی دن شیخ الہنود (ہندیون کے نمبردار) شیخ محمد حسین نامے کی تحریک سے تحقیقات مقدمہ کے لئے وہ لوگ پیش ہوئے

+ یہہ بہی زبردستی ہوئی – جن ظالمون کیطرف سے خوف و ظلم و فساد کا اندیشہ تہا انکو تو کچہہ نہ کہنا بیچارہ اشخاص مظلومون کو بند کر رکہا مناسب یون تہا کہ ان مفسدون کو سمجہایا جاتا یا اور جن سے باوجود فہمایش ظلم و فساد کا خوف رکہتا ان سے مچلکہ لیا جاتا یا اسکو حوالات مین بہیجا جاتا جیسا کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کا اصول ہے – پاشا مکہ کو ایسا بہولا تو نہین کہا جاتا کہ وہ اس اصول سے ناواقف ہے ناچار یہی کہنا پڑیگا کہ یہہ محض بہانہ ہے حقیقت مین پاشا مکہ کو اسوقت تک ان مفسدون کی خاطر منظور رہی اس بہانہ پر قرینہ ایک اور کارروائی ہے جسکا ذکر حاشیہ آیندہ مین ہوگا –

++ جس حالت مین انکا کوئی جرم (نہ بقاعدہ شرعیہ نہ موافق انتظام سلطنت) اسوقت تک ثابت ہوا تہا اور انکا وہان ٹہرانا (حسب اعتراف پاشا مکہ اگر وہ بہانہ نہین ہے) صرف احتیاط اور انکی محافظت

جب ان کے نام دریافت کیے گئے تو معلوم ہوا کہ انہین (مولانا ممدوح کے سوا) اس فہرست کا ایک آدمی نہین ہے اسوقت حضور پر نور پاشا مکہ کی آنکھین کھلین اور اپنے نائبون کی غلطی آپ کو نظر آئی پہر آپ نے ان پانچ اشخاص سے جو بلا دریافت نام دو دفعہ مولانا ممدوح کے ساتہہ بلائے گئے تہے یہہ معذرت کی کہ ہمارے کارندون کی غلطی✝ سے آپ لوگونکو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۱ — کے لیے تہا تو پہر انکو نماز جمعہ سے (جو اہم اشعار اسلام سے ہے) انکو کیون روکا اور مسلمانون کی (جو ان کے مخالف نہ تہے) جماعت مین یا سپاہیون کی صف مین یا ان سپاہیون کے (جو مکہ مین رہکر بہی نماز نہین پڑہتے) پہرہ‡ ہی مین انکو جمعہ پڑہنے دیا ہوتا۔ ہمارے ملک ہند مین بعض انگریزی افسران اپنے ماتحت مسلمانون کو جمعہ و جماعت سے منع ہوتے ہین تو حاکم بالادست ان مسلمانون کی شکایت پر توجہ کرتے ہین۔ اور انکو نماز و جماعت کی اجازت دیتے ہین اور اکثر دفترون اور سکولون مین تو بے روک ٹوک جمعہ و جماعت کے لئے اجازت ملجاتی ہے۔ ہماری [illegible] اسلامی سلطنت کو [illegible] کہ مسلمانون کو ذرا سی سیاسی نظربندی پر نماز جمعہ سے روکا۔ پہر ہم کیون نہ کہین کہ اس آزادی کی نظر سے برٹش سلطنت اسلامی سلطنتون سے بہتر ہے جو لوگ ہماری ایسی باتون کو اسلام یا سلطان روم یا پاشاے مکہ اہانت قرار دیتے ہین وہ ہمکو اس بات کا جواب دین حدیث سے نہ ملے تو فقہ ہی سے اسکی تائید مین سے کوئی روایت نکال کر بتا دین ورنہ ہم پر اعتراض کرتے ہوئے شرما دین اور انصاف کو کام مین لا دین۔

✝ ہمکو تو ان لوگون کی رہائی کی وجہ متعدد خطوط اور معتبر اشخاص سے یہی معلوم ہوئی ہے مگر ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر علماء و ایڈیٹر اس رہائی کی وجہ یہ سمجہتے ہین کہ وہ لوگ پاشا یا اسکے مصاحبون کو

٭ کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز قیدیونکو بیڑی وغیرہ ڈالنے سے منع کرتے اور فرماتے کہ یہہ نماز پڑہنے سے مانع ہے۔ حاشیۃ الحاشیہ

‡ جیسا کہ ہمارے بعض مخبر اخبارون کے اڈیٹر بیان کرتے ہین کہ مولانا ممدوح کو دو ترک سوار ونکی حراست مین مدینہ روانہ کیا۔ پہر کیا جمعہ کی نماز پڑہو انیکو سلئے کوئی ترک نہین ملتا تہا۔؟ حاشیۃ الحاشیہ

تکلیف ہوئی ہے آپ معاف کرین اور ہمارے حقمین دعا خیر کرین ہرچند اُن لوگون نے
کہا کہ پاشا نے ہمارا کیا نقصان کیا ہے کہ ہم معاف کرین مگر وہان ہی حکم ہوا کہ جب تک آپ
لوگ اپنے زبان سے معاف نکرینگے پاشا صاحب مطمئن نہ ہون گے — اسپر بہت اصرار ہوا
آخر اُن لوگون کو مجبور ہو کر معاف کرنا پڑا تب سبکو بجز مولانا ممدوح رخصت ملی —
مگر مولوی تلطف حسین صاحب عظیم آبادی نے (جو مولانا ممدوح کے خاص رفیق سفر
اور شاگرد رشید اور خادم تھے) یہہ رخصت قبول نہ کی اور مولانا ممدوح کو وہان اکیلا
چھوڑنا مناسب نہ سمجھکر یہہ بات صاف کہدی کہ مجھے یہان سے جانا منظور نہین ہے جبتک کہ میرے
شیخ (اوستاد) کو یہان سے رخصت نہ ملے اور یہہ بھی کہدیا کہ میرا انکا خیال و مقال و مذہب

بقیہ رشوت دیکر رہا ہوتے ہین — اخبار نور الانوار و مظہر العجائب براہ حیدہ
اسی طرفہ مشیر ہے — ایسی بات اگر اہلحدیث کہتے اور اصل مقدمہ و مواخذہ کی یہہ وجہ بیان
[illegible]
[illegible]
دہی مقدس ریفارمر زا اخبار دن کے اوراق سیاہ کر ڈالتے اور یہہ لکھتے کہ پاشا اور ساکنان
مکہ کی توہین کی ہے مگر اِن کو یہہ بات کہ "اُن کے ہم مذہبون نے روپیہ خرچ کیا" لکھتے ہوئے
اس توہین کا خیال نہ آیا — اور یہہ نہ سوچا کہ وہ روپیہ کس جگہہ خرچ ہوا اور کس نے لیا — جس نے لیا
اسکو پاشا مکہ سے کچھہ نہ کچھہ تو تعلق ہوگا —
ہمارا تو اسے تجویز مین کہ وہ لوگ رشوت دیکر چھوٹے ہین ادعا نکلتا ہی اور یہہ تجویز ہماری نتایج کرلیے
بڑی کارآمد ہے وہ لوگ اپنا نفع و نقصان خوب سوچ لین پہر جو چاہین تجویز کرین —
✝ یہہ وہی مثل ہوئی جو ہماری سرحد یاغستان کی اقوام افغان مین پائی جاتی مشہور ہے کہ جب وہ کسیکو لوٹنا چاہتے ہین
تو پہر انکا لڑکا سو دہمکاتے اور فرماتے ہین کہ اپنا مال و اسباب ہمکو بخشدو ورنہ تمہارا کام تمام کرتے ہین —
والا سبحان اللہ پہلے تو چند معزز اشخاص کو بلا وجہ عدالت مین بلایا اور ناحق نظر بند رکھا پہر جبراً اون سے
پاشا کو معاف کرایا خدا نہ سہی دربار والی ہی کا نام ہو — ایسی کارروائیون پر ہم میونت اہل سنت مسلمان حاکمون کی تعریف کیا کرین

ومشرب بہی ایک ہے مین اِسوجہ سے بھی انسے جُدا ہونا نہین چاہتا -

مرحبا میرے پیارے دوست مرحبا - حق تلمذ یہی تہا جو آپ نے
ادا کیا جناب ممدوح تو آپکے اور ہمارے بلکہ لاکہون اہل اسلام کے اُستاذ
اور روحانی باپ ہین ایسی حالت مین تو دوست دوست سے
جدا نہین ہوتا چنانچہ کسی صادق دوست نے کہا ہے ؎
پائی در زنجیر پیش دوستان ❊ بہ کہ با بیگانگان در بوستان

اِس معذرت اور رخصت کے بعد اور لوگ وہان سے چلیگئے مولانا ممدوح اور آپ کے اس وفادار تلمیذ نے اُسی دیوان مین وہ شب اور ۲۴ ذی الحجہ کا تمام دن بسر کیا اُس روز اِس فہرست کے باقیماندہ اشخاص (ڈپٹی امداد العلی - مولوی جانعلی - حاجی سلیمان وغیرہ) اور بہت سے اور لوگ جنکا اسوقت مخبرون† نے نام لے دیا گو فہرست مین انکا ذکر نہ تہا (مولوی محمد احسن ساکن .... باشندہ .... نواب بہادر وغیرہ) بلائے گئے اور ان سے مختلف سوال وجواب ہوئے - اِس مقام مین ہم اُن کے سوالات وجوابات اور سماعی حالات بیان نہین کر سکتے جب تک کہ ہم ان حالات کی اصل اُن اشخاص سے تحقیق وتصدیق نہ کرلین جیسا کہ مولانا ممدوح اور اُن کے رفیق کے حالات کو اُن سے اور کئی اور معتبر اشخاص سے تصدیق کر چکے ہین -

۲۵ تاریخ کو بوقت شب اول مولانا ممدوح پاشا کی پیشی مین بلائے گئے اور آپسے پاشا نے چار سوال کئے -

(۱) اول تجارت مین آپ کوتہ کو واجب نہین جانتے (۲) خنزیر کی چربی کو آپ پاک جانتے ہین -

† اِسوقت بعینہ مفسدہ ۵۷ء کے پچھلے زمانہ کا سا (جب مفسدون کو سزا مل رہی تہی) حال ہو رہا تہا کہ جسکا نام فہرست مین یا مخبر کی زبان پر آیا اسکو بلا تحقیق پھانسی پر چڑہا یا اسوقت اگر یہہ عذر کیا جاتا کہ صاحب اس نام کے تو کئی آدمی ہین تو یہہ حکم ملتا کہ اس نام کے جتنے ہون سبکو پھانسی دیدو - ملک ہند مین تو خاص اسوقت طوفان مین یہہ حکم ہوا تہا ہماری بعید و مقدس شہر کے لوگ اس بیعافیت کے زمانہ بہی ایسے ہی احکام جاری رکہتے ہین -

(۳) پھوپی وخالہ کی نکاح کو آپ حلال جانتے ہین (۴) حنفی مذہب کو آپ کیسا جانتے ہین -

مولانا ممدوح نے **بجواب** سوال **اول فرمایا** کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہونیکا مین قایل نہین ہون (چنانچہ دہلی مین بھی مینے اسی مضمون کا فتوی دیا ہوا ہے جو سنہ ۱۲۹۶ مین مطبع حنفی مین چھپا تہا) اور ہمارے مخالفون نے بہی اس مسئلہ کو خاص میری طرف منسوب نہین کیا - اسبات کو آپ اس گلابی چو ورقہ سے جسمین یہہ مسئلہ منقول ہے بخوبی تصدیق کر سکتے ہین اور بجواب سوال **دوم** وسوم فرمایا کہ مین مسلمان ہون اور اسلامی فرض (حج) ادا کرنیکو آیا ہون اور اگر مین چربی خنزیر کو حلال سمجہتا اور خالہ پھوپی سی نکاح کو جایز سمجہتا (جنکی حرمت نص قرآن مین وارد ہے) تو مسلمان کیون کہلاتا اور حج کرنیکو کیون آتا - اس قسم کا سوال مجہ (مسلمان) سے کرنا کمال تعجب اور افسوس کا محل ہے - اور بجواب سوال **چہارم** فرمایا کہ مذہب حنفی کو جیسا مین سمجہتا ہون آپ کو تب معلوم ہو جبکہ آپ اس مذہب کی بڑی شکل واثق اور معتبر کتاب ہدایہ کا مطلب مجہ سے سنین اور اپنے علماء اور ملانوں سے بھی دریافت کرین پہر ہمارے بیان اور ان کے بیان مین موازنہ کر کے دیکہین کہ ہم اس مذہب کو کیسا سمجہتے ہین - ؟

---

† پہوپی کے نکاح کی حلت کی تہمت سوالات علماء بمبئی کے ذریعہ پر سے اُن حضرات نے پاشا کے خیال مین جمائی اور خالہ سی نکاح کی تہمت گلابی چو ورقہ کے ذریعہ سی -

‡ دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۶ صفحہ ۲۲۶

‡ یہی وجہ ہے کہ مولانا ممدوح نے علماء بمبئی کے جواب مین اس سے زیادہ نہین کہا تہا کہ مین ان باتون کے قایل کو کافر جانتا ہون اور پہر انکو مخاطب نکیا جسکو یارون نے عاجز ہو کر سکوت کہا و دیکہو

⁂ مولانا ممدوح کا یہہ **جواب** بڑا ابلغ اور پُر مضمون ہے مگر خدا جانے پاشا مکہ اور آپ کے حواشی اسکو کیا سمجہکر خاموش ہو گئے اور ہماری علماء رہنما اسکو کیا سمجہینگے اسکا **مطلب** یہہ ہے کہ مذہب حنفی اور مذاہب اسلامی (شافعی حنبلی مالکی وغیرہ) کیطرح حق و باطل دونون کا مجموعہ ہے مگر ہم اسمین کوئی مسئلہ حق اور خلاف نص

یہہ سنکر پاشا کا جوش کم ہوا - اور یہہ آپکو معلوم ہوا کہ آپ بڑے فاضل ہین اور یہہ اتہام انکی نسبت صحیح نہین ہین اس امر کی مزید تحقیقات کے لئے آپنے مولانا ممدوح کو دوسری کمرہ مین بہجوایا اور آپ کے اُس شاگرد رشید (مولوی ملطف حسین صاحب) کو بلا کر ان سی حسب تفصیل ذیل استکشاف حال کیا اور انکا اظہار لیا -

سوالات	جوابات
(۱) تم کہان کے رہنے والے ہو -	(۱) نواح عظیم آباد پٹنہ کے -
(۲) مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پاس کب سے ہو	(۲) عرصہ چہہ سال سے -
(۳) تمہارا بہی وہی مذہب ہی جو انکا ہے -	(۳) ہان صاحب وہی مذہب ہی -
(۴) تمہارا شیخ (اوستاذ) کی تالیف کون کون کتاب ہی ؟	(۴) فلان رسایل و کتب ہین (جن مین گلابی چوورقہ کا نام نہ آیا)
(۵) کیا چوورقہ گلابی [illegible] (الوہابین عن المساجد) جسمین خنزیر کی چربی کو حلال اور خالہ سے نکاح کو جائز کہا ہے) تمہاری شیخ کی تالیف نہین ہے	(۵) [illegible] صاحب کا عمل ہی جناب کو ابتک یہہ بہی خبر نہین ہے کہ یہہ چوورقہ رسالہ کس نے بنایا اور اسکا مضمون کیا ہی اور اسمین کس پر لے دی ہے ایسی بے خبری ایسی اعلی حکام سے نہایت مستبعد ہے - جناب من یہہ رسالہ تو ہمارے شیخ کے دشمنون اور مخالفون نے تصنیف کیا ہی جسمین ہماری شیخ پر تہمتین اور انکی مذمت درج کی ہی

کتاب و سنت ہی - کوئی خطا اور مخالف (جیسا کہ اور اسلامی فروعی مذہب کا حال ہے) یہہ بات پاشا کو ہمارے اور علماء مکہ کے بیان و تقریر مطلب ہایہ سی ایسی واضح ہو گی کہ اسمین چون وچرا کی گنجایش نرہیگی - اور اگر مولانا یہہ بات صاف صاف فرماتے تو شاید وہان کے علما مولانا پہ توہین مذہب کا فتوی لگاتے اور ایک اور جرم مین لجیکے وہ خود اقبالی نہو) پہنساتے - مرحبا مولانا خوب جواب دیا اور انکا گہر اچہی طرح پورا کر دیا - کیون نہو شیخ العرب والعجم ہو - آپسے کون عہدہ برا ہوسکے - ؟

پہر کب یہہ امر ممکن ہے۔؟ کہ وہ رسالہ اِن کے تالیف ہو کوئی اپنے رد و مذمت

مین خود ہی رسالہ بنا سکتا ہے ؟

(۶) پہر تمہارے شیخ نے اسپر مُہر کیون کی ؟ (۶) بتائے اسپر کہان انکی مہر ہے ؟

(۷) یہہ دیکھو اِس رسالہ کے صفحہ ۔ مین (۷) افسوس صد افسوس۔ محمد نذیر معروف نذیر احمد

انکی مہر ہے۔ طالب علم دہلی کو سید محمد نذیر حسین صاحب

پہی معتبان محمد نذیر — محدث دہلوی قرار دیا جاتا ہے جناب من

یہہ نذیر احمد اور شخص ہے ہمارا شیخ اور ہمارے شیخ کی مہر تو یہہ ہے — سید محمد نذیر حسین

جو معیار الحق وغیرہ رسایل پر ثبت ہے (یہہ کتاب اسوقت پاشا کے پاس موجود تہی

جو مولوی جان علی کی تلاشی سے برامد ہوئی تہی۔)

(۸) خیر یہہ ہمکو ٹہرا دہوکہ دیا گیا ہے مگر ہم (۸) آپ جس مسئلہ کی نسبت حکم کرین مین

[illegible] رسالہ [illegible] اپنے شیخ [illegible] ان کا جواب دیتا

ہین جو اِس رسالہ مین تمہارے شیخ کے ہون۔

ذمہ لگائے گئے ہین

(۹) مال تجارت مین زکوۃ واجب نہ ہونیکا (۹) ہمارا شیخ اس مسئلہ کا قایل† نہین ہے (پہر اسکی

تمہارا شیخ قایل ہے ؟ وہ تفصیل کی جو مولانا ممدوح کے جوابات مین

گذری ہے۔)

(۱۰) تمہارے شیخ کے نزدیک پہوپی خالہ سے (۱۰) جو شخص مسلمان کہلاوے اور جج بیت اللہ کر آوے

نکاح جایز ہے اور خنزیر کی چربی حلال ہے وہ یہہ باتین کب کہہ سکتا ہے۔

اِس جواب کے بعد مولوی تلطف حسین صاحب نے پاشا سے یہہ سوال کیا۔ آپ ہمارے

شیخ کو کیا جانتے ہین **پاشا** نے جواب دیا لوگ وہابی کہتے ہین۔ **مولوی** صاحب

† تعجب ہے کہ پاشا مکہ نے اِس سوال کا باوجودیکہ مولانا ممدوح اسکا جواب اسی گلابی چوہ زنہ کی شہادت سے دے چکے تہے

پہر اعادہ کیا۔

موصوف نے کہا کہ وہابی قرآن کو تو نہین مانتے؟ پاشا نے کہا نہین قرآن کو تو وہ مانتے
ہین - اسپر مولوی صاحب نے پاشا پر یہہ اعتراض قایم کیا - بڑا افسوس ہے کہ آپ ہمارے
شیخ کو وہابی جانتے ہین اور وہابیون کا قرآن کو ماننا بہی تسلیم کرتے ہین پہر جن چیزون (خالہ
پہوپی کا نکاح اور خنزیر) کی حرمت نص قرآن مین پائی جاتی ہے ان کے حلال جاننے کو آپ
انکی طرف سے منسوب کرتے ہین - اسپر پاشا صاحب کو تعجب آیا اور اپنے مولوی صاحب
سے سوال کیا کہ خالہ پھوپی کی حرمت قرآن مین کہان ہے مولوی صاحب نے جواب
مین اس آیۂ کو پیش کیا جو سورہ نساء کے چوتہے رکوع مین پارہ والمحصنات کے پہلے ہے
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ کہ تمہاری مائین اور بیٹیان اور بہنین اور پہوپہیان
وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ - (النساء ع ۴) اور خالائین تمپر حرام کیگئی ہین -
یہہ آیت سنکر پاشا صاحب تو بکے چپکے رہکر ساکت ہوے اور مولوی صاحب دلیر ہوکر جلال مین
آئے اور باواز بلند کہنے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ (جو وہابی
ہونیکے اقراری نہین صرف ان تہمتون سے وہابی قرار دیے جاتے ہین) اس حرم محترم مین
جو مامن خلائق ہے یہہ تکلیفین پاوین اور ایذائین اٹہائین اور اصل وہابی نجد وغیرہ
کے جو اپنی وہابیت کے مدعی ہین بے روک ٹوک حج کرکے چلے جاوین ان سے کسی قسم کا
تعرض نہو ان کے سوائے اور مذاہب (شیعہ خارجی وغیرہ) کے لوگ بہی ہمیشہ حج
کو آتے ہین اور کسی سے انکا خیال † یا اعتقاد جسکے وہ مدعی ہین اور وہ اہلسنت وجماعت کا صریح

† خیال واعتقاد کو کون پوچہتا ہے انکے بعض ایسے افعال ہین (جسکو اہلسنت تو کیا مہذب اہل تشیع بہی پسند نکرینگے) کوئی
تعرض نہین کرتا انہی دنون مین ایک شیعہ (کوئی غالی ہوگا مہذب شیعون کا تو یہہ کام نہین) نے مرقد شیخین (حضرت
صدیق اکبر وعمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے قریب متقابل بول وبراز کر دیا - جب چاکرین نے اسکو پکڑ بہی لیا اسیوقت
شیعہ رکا معلم (مزور مطوف) آیا اور اسکو چہوڑا کر لیگیا پہر سپاہیون نے اسکو نہ بلایا اور نہ پوچہا کہ تو نے یہہ کیا کام کیا - سبحان اللہ
شیعہ ان اعمال شنیعہ کے ساتہہ معزز وخطاب عناب بون اور اہل سنت بیجرم گناہ صرف اس خیال سے کہ یہہ متبع سنت ومتبعین آئمہ اربعہ ہین
کہتے ہین تعمل انکا انکی حاملین انصاف اسیکا نام ہے - پہر ہم لوگونکو خدا اپنی سنی علانی ہوا میون کسے ممنون ہون -

مخالف ہی کوئی نہیں پوچھتا اور ہمسی جو اصولاً و فردعاً اہلسنت ہونیکے مدعی ہیں یہہ دار وگیر ہورہی ہے اور **طرفہ** یہہ ہے کہ عین حرم محترم میں محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہورہا ہے (جیسے آبِ زمزم کا عین مسجد الحرام میں بیع کرنا وغیرہ وغیرہ +) اِن سے کوئی تعرض نہیں کرتا اور ہمکو باوجود عدمِ صدور کسی جرمِ شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب یہہ مواخذہ ہورہا ہے اس سے بڑھکر کیا **ظلم** ہوگا

+ انکی تفصیل کو بخوف اور خفگی حضرات مخاطبین عمداً ترک کیا گیا۔ وہ بہی اسوقت کے بعض ساکنین مکہ مکرمہ کی افعال کی تفصیل تہی نہ اس بقعۂ مبارکہ کی اُن حالات کے بیان تفصیلی یا اشارہ اجمالی کو کوئی مکہ مکرمہ کی توہین قرار دے تو یہہ انکی نافہمی اور سوءظنی ہے وہ خود اس تجویز سے کعبہ مکرمہ کی توہین کرتا ہے (مولوی صاحب جنکا بیان نقل کیا جاتا ہے) اور تمام اہلحدیث کا دامن اس توہین کے دہبہ سے پاک ہے

یہ لوگ اس مقدس شہر اور مطہر معبد کی **توہین** کو کفر سمجہتے ہیں اور اسکے **تعظیم** کو جزو ایمان جانتے ہیں اور اسکی نسبت اعتقادات منفصلہ ذیل رکہتے ہیں جو آیات و احادیث سے ثابت ہیں

(۱) وہ گہر خدا تعالیٰ کو تمام زمین سے پیارا ہے (دیکہو جامع ترمذی) (۲) اسپر ہاتھ ڈالنے کرنے او شکار کرنے اس کے درخت و گہاس کاٹنے کو خدا تعالیٰ نے حرام کردیا۔ (صحیح بخاری وغیرہ) (۳) اسمیں نماز پڑہنی کو تمام زمین کی مسجدوں میں نماز پڑہنی سے افضل ٹہرایا ہے (صحیح بخاری) (۴) اسکو سب گہروں سے پہلے لوگوں کے لئے برکت والا بنایا (صحیح بخاری وغیرہ) (۵) جبتک مسلمان اس گہر کی تعظیم کرینگے خیریت سے رہیں گے جب اسکی اہانت کرینگے ہلاک ہوجاوینگے (سنن ابن ماجہ) (۶) اسپر اصحاب فیل نے چڑہائی کی تو وہ ہلاک ہوگئے۔ (قرآن مجید سورۂ فیل) (۷) اسپر ایک لشکر چڑہائی کریگا۔ جب وہ میدان (ذی الحلیفہ کے قریب) میں پہونچیگا تو زمین میں دہسایا جاوے گا۔

جن لوگوں کے اس پاک گہر کی نسبت یہہ خیال ہوں انکی نسبت اسکی توہین کی تجویز نافہمی اور سوءظنی بلکہ ناانصافی نہیں تو کیا ہے۔

ہم لوگ انگریزون (عیسائی مذہب) کی عملداری مین آزادی کے ساتھہ اپنے شعار مذہبی ادا کرتے ہین جمعہ جماعت سے روکے نہین جاتے - اپنے خیال و اعتقاد مین خود مختار و آزاد ہین یہان مسلمانون کی عملداری مین حرم محترم کے طواف اور جمعہ جماعت سے بند ہیں - پہر ہم کیونکر نکہین کہ اس آزادی کی نظر سے عیسائیون کی عملداری مسلمانون کی عملداری سے بہتر ہے - اِسی تقریر پر بعض حواشی پاشا کو غصہ آگیا اور اُس نے کہا کہ ہین پاشا کے سامنے ایسی گستاخانہ گفتگو - ؟ **پاشا مکہ** نے اِسوقت انصاف کیطرف رجوع کرکے تواضعاً **فرمایا** کہ انکو کچہہ مت کہو یہہ مظلوم ہے اِسکو کیونکر جوش آوے جبکہ اسکو اور اِسکے شیخ کو ناحق تہمتین لگا کر کافر بنایا گیا ہے اور مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ خفا نہ ہون ہمنے کسیوجہ سے آپ کی بے تعظیمی نہین کی اپنے خاص محل اقامت مین جگہہ دی ہے اور یہہ بازپرس تمہاری ہی (ساڑہے تین سو) ہموطنون کی مخبریون اور شہادتون پر ہوئی ہے **اِسکے** بعد پاشا نے مولانا ممدوح کو اپنی حضور مین بلایا اور آپکا بہت اکرام کیا اور خاص اپنے ہاتہ سے آپکو **قہوہ** دیا اور اِس بازپرس پر عذر کیا اور **عفو چاہا** اور آپ سے دعاء خیر کا سوال کیا - اِس کے بعد یہہ دریافت کیا کہ جناب مدینہ طیبہ

بقیہ اوڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور نے ہمپر سخت ظلم کیا ہے کہ اپنے اخبار مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۳ء مین کسی گمنام کا ایک کارڈ متضمن توہین حرم محترم کا چہاپدیا اور اُسکی اخیر مین یہہ درج کر دیا کہ یہہ کارڈ حسب الارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین لاہوری لکہا گیا ہے - ہم اِسکا مفصل جواب نمبر ۱۱ مین شایع کرینگے بالفعل اتنا کہتے ہین کہ اس کارڈ مجہول الاسم کی اشاعت مین صاحب اخبار نور الانوار نے نہ صرف ہماری بلکہ اس کعبہ مکرمہ کی توہین کی ہے انکو لایق نہ تہا کہ ایک مجہول الاسم والحال کی ہدایت یا شہادت سے وہ خط متضمن توہین حرم محترم کو درج اخبار کرتے اور مجہے اُسکا آمر و مُشتہر قرار دیتے - ہمنے اسکا ایک مجمل جواب متضمن انکار امر و ارشاد اُسی روز جسدن وہ اخبار دیکہا لکہکر آپ کے پاس اخبار مین درج کرنیکے لیے ارسال کیا تہا مگر اونہون نے ابتک اُسکو درج اخبار نہین کیا - اور ہماری پاس بذریعہ خط مرسلہ ایک ایسا عذر گیا ہے جسکو عذر بدتر از گناہ کہا جاسکتا ہے - ہم اسکی کیفیت نمبر آیندہ مین اُسکی مفصل جواب درج کرینگے اگر وہ نامہربان دوست ہمارے اِس تمام مجمل جواب کو درج اخبار نہ کرینگے -

یہہ بہی درست بات ہوئی جو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ مین کہی گئی ہے ہم کہہ دیتے ہین کہ [illegible] العرب و العجم الہیون [illegible]

یہی ارادہ رکھتے ہین مولانا ممدوح نے جواب مین فرمایا کہ یہان یہہ بار ہا پیش ہوئی ہے خدا جانے یہان کیا ہو۔ یہہ مفسد و مخبر وہان جانیکو بہی تیار ہین۔ اسلئے ہمارے حق مین اب یہی بہتر ہے کہ اپنے وطن کو واپس ہون جسپر پاشا نے ایک خط یاروبکار (یا سارٹیفکیٹ) پاشا مدینہ کی نام لکہکر اور اپنی خاص مُہر سے مسجل فرما کر آپکو مرحمت کیا اور فرمایا کہ آپ سے وہان کسی قسم کا تعرض نہین ہونیکا وہ خط (یاروبکار) اصل ترکی زبان مین معہ ترجمہ جو ایک لائق تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دولت عثمانیہ نے کیا ہے نقل کیا جاتا ہے۔

اصل خط یاروبکار

مدینۂ منوّرہ محافظین علیۂ سنیہ

سعادتلو افندم حضرتلری

عُلمای ہندیہ دن نذیر حسین ایلہ تلامیذندن بر نفر حقنده [illegible] ہمشہری [illegible] اسناد [illegible] اولمغلہ مکۂ مکرّمہ جہ کندولری بالمؤاخذہ تحقیقات ایجابنی اجرا قلنمش وفقط اسناد واقع مذکوردن سومی الیہمانک برائتلری ثابت اولمش اولدیغندن اوراجہ دخی شاید حقلرنده بو یولده برسوز ایدیلہ جک اولور ایسہ برائت ذمتلری معلوم اولمق اوزره بیان کیفیتہ ابتدار قلندی اولبابده امر و اراده افندم حضرتلری نکدر

فی ۲۶ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۰ و فی ۲۶ تشرین اول سنہ ۱۲۹۹

والی و قومانداری حجاز

مکۂ مکرمہ دہ

(مہر) السید عثمان نوری

ترجمہ لفظی

مدینہ منورہ کی محافظین علیہ کو سعادت مآب حضرت صاحبین ہند کے علماء سے نذیر حسین اور انکے شاگردون سے ایک شخص کے حقمین جو انکے ہموطنوں کیطرف سے اسناد اعتزال ہوا تہا سو مکہ مکرمہ مین وہ مؤاخذہ ہوکر ضروری تحقیقات انکی کیگئی لیکن چونکہ اسناد واقع مذکور سے مومی الیہما کی بری الذمتی ثابت ہوتی ہے اسلئے اسجگہہ بہی اگر انکے حقمین اس قسم کی کوئی بات کہی جاوے تو بری الذمتی انکی معلوم ہونیکے لئے اسکی کیفیت کو ابتدا کہا گیا اسبابمین امر ارادہ حضرت صاحبکا ہے

(ترجمہ بامحاورہ)

بجناب محافظین مدینہ منورہ

سعادت مآب حضرت صاحبین ہندوستانی مولویون سے نذیر حسین اور ایک شخص ان کے شاگردون سے ان دونو پر ان کے ہموطنون کیطرف سے جو معتزلہ ہونیکی تہمت لگائی گئی تہی اسکی (ان دونو پر مواخذہ کرکے) ضروری تحقیق کی گئی مگر اسے [illegible] سے ان دونو کا بری الذمہ ہونا ثابت ہے وہان بہی اگر ان کے حق مین اس قسم کا کوئی الزام لگایا جاوے تو اس سے انکی برائت ذمہ معلوم ہونے کے لئے یہہ تحریر کی جاتی ہے۔

[illegible] پیشوا و امام و نبیل [illegible] تحقیقات آپکے مخالفون سے یکطرفہ بیان پر مجرم بنا دیا اور [illegible]

یہہ خط (بار و بکار) لیکر مولانا مدینہ طیبہ مین پہنچے تو وہان بہی مفسدون نے بہت کچہہ شور و غل کیا مگر انکی بات کو وہان کسینے نہ سُنا۔

ایک خاص مراسلت سی ہمکو معلوم ہوا ہے کہ برأت مولانا ممدوح کے بعد پاشا مکہ کو یقین ہوا کہ یہہ سب فساد مولوی رحمت اللہ کا ہے اسکا بانی مبانی یہی شخص ہی لہذا پاشا نے اسکو بلایا اور خوب دہمکایا اور فرمایا کہ اگر تجہے یہان رہنا ہی تو چپ چاپ بیٹہا رہ ورنہ ہم تجہے یہان سے نکال دینگے۔ بعض حاجیون کی زبان سی ہمنے یہہ بہی سُنا ہی گو ہنوز اسکی معتمد وسایل سی تصدیق نہین ہوئی کہ وہ جدہ مین تہے کہ وہان اس خبر کا شہرہ ہوا کہ مولوی رحمت اللہ کو مکہ سے نکال دینے کا حکم باب عالی سے آگیا ہے پاشا مکہ کے نام سلطانی تار اس مضمون کا آیا کہ مولوی رحمت اللہ کو چند روز کی عرصہ مین اس طرف روانہ کردو اور اسکو یہہ بات کہدو کہ تم کسی قسم کا تعلق مکہ سی باقی نرکہو تمکو بقیہ وقت حیات اسطرف بسر کرنا ہوگا۔ وہ راوی (حاجی) بیان [illegible] ہمارا جسقدر اسباب جدہ مین آ چکا تہا چونکہ ہمارا اسٹیمر (اگبوٹ) روانہ ہونیکو تیار تہا اسلئے ہم چل پڑے۔ مولوی رحمت اللہ کو جدہ مین پہنچا ہوا ہمنے نہین دیکہا۔ یہہ خبر اگر صحیح ہے تو اُسکا سبب لوگ خواہ کچہہ بیان کرین اس فساد کا بانی ہونا ہو یا چندہ نہر زبیدہ کا روپیہ خورد برد کر لینا (جیسا کہ عام لوگ بیان کرتے ہین) یا وہانکی وزارت کے لیئے بلایا جانا (جیسا کہ اُن کے معتقد کہتے ہین)† مگر ہم تو یہی خیال کرینگے۔

تقریبہ حاشیہ متعلقہ - (اپنے محل اقامت ہی مین سہی) نظر بند رکہا جسکا نام ہندوستان مین بذریعہ اخبارات و اشتہارات شہرہ ہوا اور اس سے لاکہون اہلحدیث کا دل دُکہا اور ان کے مخالفون کا مطلب پورا ہوا پہر عذر کرکے اسکو معاف کرالیا مولانا ممدوح اس جبر کو معاف نکرتے تو کیا اور وہ چار دن دیوان مین رہتے اور محبوس کہلاتے یہہ جبر اور یہ عفو و دنو توجہ منصفین گورنمنٹ و عامہ ناظرین و سامعین کے لایق ہے ایسے مجبورانہ عفو سی وہ جبر معاف نہین ہوسکتا بلکہ یہہ جبر اور ایک ظلم کا باعث ہی۔

† مگر وزارت کے لئے بلائے جانے تو اُن کے نام یہ مضمون کا تار نہ آتا کہ مکہ مین اب کوئی تعلق نرکہو (یعنی گہر دروازہ بیچکر چلے آؤ) [illegible]

تنقیح ہشتم کی دوسری جز کا ضمیمہ ہے۔ تنقیح ہفتم کی دوسری جز کا ضمیمہ ہے

کہ یہ اس ظلم و فساد کا بدلہ ہے جو اس شخص سے ہمیشہ سرزد ہوتا رہا ہے پہلے تو اس نے ۵۷ء
میں اپنے دین اسلام کا مخالف ہو کر اپنی مہربان گورنمنٹ (جسکے ظل حمایت مین علی الاعلان
آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہبی ادا کرتا رہا اور خاصکر رد و ابطال مذہب عیسائی مین
وہ کامل الاختیار رہا اور اُسپر کسی نوع کا تعرض نہ ہوا) کی بغاوت کی - پھر ہجرت کے
بہانہ مکہ مین پناہ گزین ہو کر سال ہا سال غُربا اہلحدیث کو تکلیف دی اور حرم محترم سے درس
قرآن و حدیث کی ممانعت کرادی - اخیر میں اس گروہ کے پیشوا و امام اور اہلبیت سید الانام کی
ایذا رسانی و توہین و تحقیر پر کمر باندہی ہے خدا تعالی نے گو ایک مدت تک اُسکو ان مظالم کے ساتھ
مہلت دی اور مکہ مین اسکی توقیر و عزت کرائی مگر آخر ایک دن ان سب مظالم کی سزا دی ؎
مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد و سخت گیرد مرترا - اب اس کے حال پر یہہ مثل اور اشعار
مرثیہ کر رہی ہین ؎ چاہ کنندرا چاہ درپیش ؎ کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
؎ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ؎ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند - بالفعل ہم اس خبر
کی نسبت اسیقدر بیان پر اکتفا کرتے ہین - جب ہمکو اس خبر کی اچھی طرح تصدیق ہو گی تو اسکی
نتایج و فواید اور بیان کرینگے انشاءاللہ ہمکو ابھی اسکی پوری تصدیق نہین ہوئی -

یہہ اس مجمل سرگذشت کی تفصیل ہے جس سے ان اخبارات و اشتہارات کی
جنمین یہہ فقرات درج ہین کہ مولانا ممدوح کے دشمن مکہ مین قید ہو گئے تہے یا حوالات مین رہے
تہے اور مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر رہا ہوئے اور انہون نے اپنے عقاید سے رجوع کیا اور
توبہ نامہ لکہدیا اور ترک سوارون کی حراست مین انکا مدینہ جانا ہوا - وغیرہ وغیرہ ناظرین انصاف
مین کو بخوبی **صداقت** ظاہر ہو سکتی ہے -

اس تفصیل پر اگر کوئی یہہ **اعتراض** کرے کہ جو کچہہ تمنے بیان کیا ہے اپنے شیخ یا ان کے
رفیقون سے سُنکر یا انکے ہمخیالون کے خطوط آمدہ مکہ سے دیکہہ کر بیان کیا ہے اسکے **خلاف**
جو بہت سے اخبارون (نور الانوار کانپور - مشیر قیصر لکہنو - اکمل الاخبار دہلی - کاشف الاخبار بمبئی)

خیرخواہ عالم دہلی - مظہر العجائب مدراس - کارنامہ لکھنو - جام جہان نما کلکتہ - مہر نیمروز بجنور
عین الاخبار مراد آباد - ہزار داستان حیدرآباد دکہن - دار السلطنتہ کلکتہ - طوطی ہند میرٹھ
کوہ نور لاہور - خیرخواہ اسلام حیدرآباد دکن وغیرہ +) اور بہت سے اشتہارون (اشتہار نامزد
مطبع میرٹھ - اشتہار مطبوعہ مطبع نصرت الاخبار دہلی - مطبوعہ رپن پریس کلکتہ - مطبوع
مطبع انوار محمدی لکھنو وغیرہ) مین درج ہو کر شایع ہوا ہے وہ تمہارے بیان سے زیادہ معتبر
ہے کیونکہ اسکے راوی **مہاجر - عالم - حاجی متقی - دیندار - پرہیزگار**
لوگ ہین چنانچہ (نور الانوار کانپور - اکمل الاخبار دہلی - کشف الاخبار بمبئی - مظہر العجائب
مدراس) وغیرہ کے ایڈیٹرون نے جو خود بھی ان صفات سے متصف ہین اور راویون
کے یہہ اوصاف بیان کئے ہین پہر تمہارے اکیلے آدمی کے بیان پر ان سب اخبار والون
اور ان کے راویون کو کیونکر دروغگو قرار دین
تو اسکا جواب [illegible] بڑے بڑے نامی اخبارون
(نیر اعظم مراد آباد - ریاض الاخبار گورکہپور - ارمغان بمبئی - احسن الجرائد مدراس - پٹیالہ اخبار
پنجاب وغیرہ) کے اڈیٹر ہمارے ساتھ ہیں اور کئی اشتہار (مطبوعہ دہلی - ناگپور - بنگلور
وغیرہ) ہماری بیان کے موید - اور جن لوگون کی روایت یا خطوط سے ہم نے یا ہمارے
ہمصفیر ہمعصرون نے واقعی حالات لکہی ہین وہ بھی ان صفات والقاب **مہاجر عالم
حاجی متقی - دیندار - پرہیزگار** سے موصوف ہین اور ہمخیال ہونیکا الزام
متساوی الورود ہے کیا جن لوگون سے ہماری مخالفون نے حالات سنے اور نقل کئے ہین
وہ اُنکے ہمخیال نہین ہین ؟ جانب مخالف مین **کثرت** عدد کا خیال ہو تو یہہ **لایق** لحاظ
نہین ہے دراصل ان حالات مخالفانہ کے شایع کرنیوالے ایک **دو** ہی حضرات ہین
جنکے نام نامی پہلے نمبرون مین درج ہوئے ہین باقی حضرات نے تو ان ہی کی تقلید کی
چنانچہ آجکل کے اکثر اخبارون کی چال ہے - اس **بحث** سے بخوبی ثابت ہوا کہ بیان مخالف

+ جیسے کہ نور لاہور صادق الاخبار بہاولپور رفیع [illegible] الاخبار بہار شمس الاخبار مدراس انوار الاخبار لکھنو وغیرہ

ہمارے بیان سے زیادہ معتبر نہین ہے **ولیکن** ہم اپنے بیان کی تائید وتصدیق
کے لئے صرف اس نقلی بحث اور روایت کے اصول پر اعتماد نہین رکھتے اور اسکو طول
دینا نہین چاہتے کیونکہ اسکا انجام بجز اسکے اور کچہہ نہ ہوگا کہ وہ ہماری راویون کو بیدین
اور وہابی قرار دین۔ ہمارے گروہ کے نوجوان اُن کے راویون کو مشرک وبدعتی قرار دین
جس سے اور نئے مقدمات ومباحث قایم ہون گے اور ایک دوسرے پر ازالہ حیثیت عرفی
کی نالش کرنے کو مستعد ہون گے۔ **بلکہ بجای اسکے ہم عقلی دلایل اور اصول درایت**
سے ناظرین کو ثابت کر دکہاتے ہین کہ جو کچہہ ہمنے اور ہماری ہمصفیر ہمعصرون نے بیان کیا
ہے وہ قرین صدق معلوم ہوتا ہے اور اسکا درست وراست ہونا اسکے مخالف بیان
سے مرجح ہے۔ وہ **اصول ودلایل** بہت ہین مگر سردست ہم چند اصول ودلایل
کے بیان پر اکتفا کرتے ہین وباللہ التوفیق۔

(۱) ہمارے مخالف اخبارون اور [illegible] ہمارے ہمعصرون کے بیان مین اختلاف ہے اور **اختلاف
بیانی** جس امر (صدق یا اُسکے خلاف) کا نتیجہ دیتی ہے اہل زمانہ کو معلوم ہے اس
نتیجہ کو جیسا کہ علما، اور اہل شرع جانتے ہین ویسا ہی کچہری کے وکلا، اور اہل دُنیا
بہی سمجہے ہوئے ہین جس سے چاہو پوچہہ لو۔ وہ اختلاف کئی امور مین ہے مگر ہم نظر
اختصار چند امور کے بیان پر اکتفا کرتے ہین۔

الف گرفتار کرنیوالے **سپاہیون** کا عدد بعض اخبارون (نور الانوار سفیر قیصر
وغیرہ) اور **اشتہار** مطبوع ریپن پریس کلکتہ مین چہہ بتایا ہے **بعض**
اخبارون مین آٹہہ۔ (دیکہو دار السلطنۃ کلکتہ نمبر ۷ جلد ۳ مطبوعہ ۸ دسمبر ۱۸۸۳ء)

ب **ملزمین** (گرفتار شدگان) کا عدد بعض اخبارون (**نور الانوار** مظہر العجائب
نمبر ۱۵ جلد ۵ وغیرہ) مین مولانا ممدوح کے علاوہ چہہ بیان کیا ہی۔
بعض اخبارون مین ستّرہ (دیکہو کشف الاخبار بمبی نمبر ۹ جلد ۲۰ الخ

اور اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹)

ج کیفیت و صورت **مواخذہ** بعض اخبارون (نور الانوار - مشیر قیصر کارنامہ - مظہر العجائب وغیرہ) مین تو صرف حوالات مین رکہنا بیان کیا ہے ان ہی اخبارون کے بعض پرچون مین اور **کئی اور اخبارون** مین مقید ہونا اور حبس مین جانا (دیکہو عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۱۴ مطبوعہ ۸ جنوری وغیرہ جنمین نور الانوار سے ایک مہاجر صاحب کا خط فارسی منقول ہی) اور طرفہ یہہ کہ بعض اخبارون مین مقید ہونے کے ساتھہ زد و کوب ہونیکا حاشیہ بھی لگا دیا گیا ہے (دیکھو جام جہان نما نمبر ۲ جلد ۲۳ مطبوعہ ۲۴ نومبر ۸۳ء

د **سبب مواخذہ** کئی اخبار (کارنامہ - مظہر العجائب - مشیر قیصر نور الانوار وغیرہ) مین تو پہلا قصور (عقاید وہابیہ و ترک تقلید) قرار دیا گیا ہے - ([illegible] ہندوستان مین ہوا ہے نہ عرب مین جاکر) صاحب **کارنامہ** لکہتے ہین کہ وہابی مذہب کے رسایل جو انکی تلاشی سے برآمد ہوئے سید احمد دحلان کو نکتہ چینی اور ترجمہ کے لئے دئے گئے اونہون نے مولوی [illegible]ست اللہ سے مواضع اعتراض ترجمہ کراکے پاشا کی خدمتمین پیش کئے -

بعض اخبارون مین ایک اور تازہ قصور سبب قرار دیا ہی اور یہہ کہا ہے کہ مولانا ممدوح نے حرم محترم مین بیٹھکر وقتاً فوقتاً اپنے جلسہ مین اپنے عقاید کے مسئلے بیان کئے اور حرم کے معاملات اور وہان کی روشنی اور درود خوانی پر اعتراض کرنے لگے (دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۹ جلد ۳۱ اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹ مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۴ء)

ایک حضرت جو سب اخبار والون سے بڑہکر (مگر دوسرے درجہ[+] مین)

+ اول درجہ مین ایک اور حضرت ہین انکا نام ہم پہر کبہی بتادینگے -

مہذب اور خوش اخلاق ہین اسکا سبب ایک اور ہی پولٹیکل امر بیان کرتے ہین پہلے تو وہ اپنے اخبار کے متن مین فرماتے ہین کہ (یہہ دہابی لوگ) ہر گورنمنٹ کے باب مین کچہہ اور ہی ارادہ رکھتے ہین (یعنے جہاد و فساد کا) پہر حاشیہ مین فرماتے ہین کہ جیسا کہ حکام وقت کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہے" پھر فرماتے ہین کہ حاجیون کی زبانی معلوم ہوا کہ پاشا مکہ نے ظلماً قید نہین کیا بلکہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہان بھی یہ وہابی کارروائی (یعنے جہاد و فساد) کرنا چاہتے تہے اور کئی ہزار روپیہ وہان تقسیم کرنیکو لیگئے تہے اسپر عرب لوگ بگڑے اور اُنہون نے دعوی کیا پاشا ممدوح نے انکی جان کی حفاظت کے لئے محفوظ و محبوس رکہا" یہہ سبب بیان کرنیوالے ہمارے قدیمی (مگر نامہربان) دوست حضرت اڈیٹر مشیر قیصر [illegible] جنہون نے اپنی [illegible] نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ [illegible] فروری مین یہ دُرافشانی کی اسی پرچہ مین اُنہون نے اپنا مہذب و خوش خلاق ہونا ثابت کردیا ہے۔ اسمین آپنے ہمکو ایک ڈزن (درجن) دشنام سے معزز و ممتاز فرمایا اور اس سبب کے بیان سے اپنا پولٹیکل اصول اور اخبار نویسی کے فرائض سے واقف ہونا ثابت کیا ہے اور ہمکو اپنے بیان سے بہت سے نتائج نکالنے کا موقعہ دیا ہے جو وقتاً فوقتاً نکالین گے انشاء اللہ تعالی۔

۵ **فیصلہ** اور رہائی کا سبب بعض اشتہارون (اشتہار نامزد **مکہ** مکرمہ) اور بعض اخبارون (نور الانوار۔ عین الاخبار۔ مشیر قیصر۔ مظہر۔ سلطان الاخبار وغیرہ مین) تو مختصر یہہ بیان ہوا ہے کہ مولانا نے اپنے عقائد سے رجوع کیا اور کلمہ شہادت پڑہا (یعنی نئے سر سے اسلام حاصل کیا) اور توبہ نامہ کہدیا جسپر پاشا نے انکو رہا کیا (یعنی پہر اُن پر کوئی مواخذہ و مطالبہ باقی نرہا) بعض **حضرات** نے تو ایک معتبر

اور مقدس **مہاجر** کی روایت سے یہ لکھدیا کہ وہ زبانی توبہ کرنے اور کلمہ شہادت پڑھنے پر خلاصی پائی۔ تحریری توبہ نامہ اُنہون نے اپنے مکان پر جاکر بہمدست چار سپاہیون کے جوان کے ساتھ گئے تھے ارسال کیا ہے (یعنی اُنپر اتنا جبر بھی نہین کیا گیا کہ توبہ نامہ لکھو تو یہان سے اُٹھو۔ دیکھو نور الانوار۔ عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ)

اسپر بعض حضرات اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کرام کو مژدہ دیتے ہین اور بحق مولانا ممدوح آیہ اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور حدیث اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ پڑھتے ہین (دیکھو مہر نیمروز بجنور نمبر ۴۶ جلد ۵ اور سلطان الاخبار بنگلور نمبر ۲۱ و دفتر ۶)۔ مگر ان ہی مین سے **بعض اخبار** اور کئی اور صداقت شعار یہہ بیان کرتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر صرف مدینہ جانیکے لئے آپکو اجازت ملی تہی آپکی مخلصی و براءت نہ ہوئی تہی اور مقدمہ آپکا زیر تجویز اور جرم اُنکا [illegible] والیس اگر ہوتا (دیکھو نور الانوار اور آسکے سبھی مقلدین صداقت شعار)

بعض حضرات نے اسپر اور طرہ چڑہا دیا ہے کہ آپکا مدینہ جانا بھی دو ترک سوارون کی حراست مین ہوا ہے (دیکھو اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نمبر ۷ جلد ۳ وغیرہ)

ان حضرات (مقدمہ کو زیر تجویز قرار دینے والون) کا یہہ بھی دعوی ہے کہ مولانا ممدوح مدینہ سے والیس ہوئے تو مقام رابغ سے بالا بالا جدہ کو چلے آئے مکہ مین داخل نہین ہوئے۔ مکہ مین جاتے تو ضرور جوابدہی کرتے۔ (دیکھو کشف الاخبار نمبر ۹ جلد ۲۶ اور اکمل الاخبار نمبر ۳ جلد ۱۹) مگر یہہ بات کہتے ہوئے **انکو یہ خیال** نہ آیا کہ اس صورت مین وہ دو ترک سوار کیا ہوئے کہین (خدانخواستہ) راستہ مین شہید[1] ہوگئے۔ یا دہابی بنکر[2] مولانا ممدوح سے ملگئے۔ یا مولانا ممدوح اور آپ کے رفیق مولوی تلطف حسین صاحب (پیادہ) ان دو سوارون سے توت[3] مین زیادہ نکلے کہ انکو

بھی اپنے ساتھ **جدہ** مین بلکہ **دہلی** مین لے آئے۔ نہ اُنکے روکنے سے خود جدہ جانے سے رُکے نہ انکو مکہ مین خبر کرنیکے لیئے جانے کے اجازت دی۔ **یا**(۴) مولانا ممدوح کی کمک و مدد کے لیئے نجد کے وہابی وہان جمع ہوگئے؟ وہ ترکون سے جہاد کرکے مولانا کو جبرًا جدہ لیگئے۔ **یا** باوجود(۵) ان ترکون کے مکہ مکرمہ مین پہنچ جانے اور پاشا کے مولانا ممدوح کے فرار سے مطلع ہوجانیکے پاشا انکو جدہ سے وہابیان نجد یا کانسل برٹش گورنمنٹ کے خوف سے نہ بلا سکے؟ اور مقدمہ زیر تحقیقات کو بلا تحقیقات داخل دفتر کرکے خاموش ہو بیٹھے۔ منجملہ ان باتون کے کوئی نہ کوئی بات یہ حضرات پہلے گھڑ لیتے۔ پھر یہہ بات بناتے۔ کہ انکا مقدمہ زیر تحقیقات تہا اور انکا مدینہ جانا زیر حراست ہوا تہا اسی خوفسے مولانا پھر مکہ مین نہین آئے"۔ سچ ہے کہ عیب کرنیکے لیئے بھی ہنر چاہئے۔ جہوٹی بات بیان کرنیکو بھی اتنی عقل [illegible] مصنف (رجج) سوال کرے اسکا جواب تیار رکہین۔ اب دیکھیئے ہمارے مخاطبین ہمکو ان پانچ سوالون کا کیا جواب دیتے ہین ان ہی باتون سے کوئی بات اختیار کرتے یا کچھہ اور گھڑ لیتے ہین۔

اگر بقول ان حضرات مولانا ممدوح مدینہ سے براہ راست جدہ آئے ہین مکہ نہین گئے تو **اسکی وجہ** بجز اسکے اور کوئی نہین کہ پاشا تو مولانا ممدوح کو عزت واکرام سے سارٹیفکٹ دیکر رخصت کرچکے تہے اور پھر کوئی آپ کا وہان طالب نتہا اسلیئے وہان نہ گئے۔ لہذا وہان نہ جانا عین آپ کی بریت ہونے پر دلیل ہوا نہ انپر کسیکا مطالبہ و مواخذہ باقی رہنے پر۔ انپر مطالبہ

---

† ہم حلف اُٹہا سکتے ہین کہ ہم نے دہلی مین مولانا ممدوح کے ساتھہ کوئی قیدی ترک سوار نہین دیکہا۔ مسجد کے حجرہ مین چہپا رکہا ہو تو خبر نہین۔

و مواخذہ باقی ہوتا تو آپ جدہ مین کیون چلے آتے کیا جدہ مین وہابیون یا انگریزون کی عملداری تہی؟ سلطان روم اور پاشا مکہ کی وہان حکومت نہ تہی۔؟ پس یہہ دلیل تمہاری ہی اوپر پڑی اس سے بہی انکی براءت ثابت ہوئی۔ **مولانا** ممدوح نے وہان نہ جانیکو جانے پر اسلئے ترجیح دی ہوگی کہ یہہ مفسدین وہان جانے پر کچہہ پہر فساد نہ اوٹہاوین ہم ایک دفعہ عزت سے چلے آئی ہین پہر ان سے کوئی تکلیف نہ پاوین۔ بوقت حصول شرف زیارت ہمنے اسکا اصل حال جناب سے دریافت نہین کیا ورنہ ہم اپنے ظن سے کچہہ نہ لکہتے۔ ان ہی کے بیان کو نقل کر دیتے۔

(۲) یہہ کارروائیان (جو ان اخبارات و اشتہارات مین مذکور ہین اختلاف بیانی کے ساتھ قانون عدالت و اصول سیاست و مقتضای رابطہ یکانگت برٹش گورنمنٹ و عثمانیہ دولت کے بہی مخالف ہین پاشا مکہ کو کب **اختیار**+ حاصل ہی کہ برٹش گورنمنٹ رعایا کو خصوصاً

+ یہہ بات ہمسے پہلے سینی ہی تو حضرت سلطان الاخبار نے اپنے نمبر ۱۲ دفتر ۴ مین اسپر بصیغہ مراسلت یہہ **اعتراض** وارد کیا ہی کہ اگر وہ (مولانا ممدوح) زوردار رعایا انگلشیہ تہی۔ اور شریف مکہ (یعنی پاشا) کو دست اندازی کی قدرت نہ تہی تو کیونکر طلب کیا۔"

اسکا **جواب** یہہ ہی کہ صرف طلب کرنیسے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ انکو برٹش گورنمنٹ رعایا کے مذہب مین دست اندازی کرنے اور انکو قید کرنے یا حوالات مین بہیجوانے کا اختیار بہی حاصل تہا۔

یہہ طلب کرنا اور تین دن تک اپنے پاس رکہنا بہی پاشا اسکے **عذر** (یا بہانہ) سے تہا کہ ہم انکو دشمنون سے بچاتے اور انکو جان کی حفاظت کرتے ہین چنانچہ صفحہ (۲۰۱) و (۳۱۷) مین اسکا ثبوت ہو چکا۔

آیندہ اگر ہماری قوم اور مہربان گورنمنٹ نے ہماری باتون کیطرف توجہ کی تو یہہ طلب کرنا بہی تعرض ہوگا۔ معترض کا زوردار رعایا انگلشیہ کے لفظ مین یہ اشارہ ہی کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ کی نسبت زیادہ

ایسے شخص کو جو لاکہون آدمی کا سردار و رہبر ہو اور گورنمنٹ انگلشیہ کا خیر خواہ اور برٹش گورنمنٹ کا نسل اسکا حامی ہو اور وہ اسکا خیر خواہ گورنمنٹ ہونا پاشا مکہ کو جتا بہی چکا ہو (چنانچہ اینکے مخالف اخبار کشف الاخبار بمبئی- اکمل† الاخبار دہلی وغیرہ) اس امر کے صاف معترف ہین) قید کرے یا حوالات مین رکہے یا زدوکوب کر کے اسکی ذاتی مذہبی خیال مین بیجا مزاحمت کرے اور جبرًا اسکا مذہب (خواہ وہ کیسا ہی ہو) اس سے چہوڑا دے- اُسکو یہہ اختیار ہوتا تو دولت عثمانیہ اور برٹش گورنمنٹ وسلطنت ایران مین رابطہ دوستی آجتک قایم نہ رہتا- اور جدہ مین برٹش کانسل متعین نہ ہوتا- لہذا کوئی دانا و خیر خواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کرسکتا کہ پاشا مکہ نے ایسی معزز رعایا اور خیر خواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو- اور برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کی دوستی و عہد و پیمان کا کچہہ لحاظ نکیا ہو

ہے ان حضرات نے امکان تھا وہ مذہب کو اختیار کر چکا ہین تجویز کر لیتی ہے
ولیکن قلم درکف دشمن است　اور نیز اگر انکو رعایا ریاست غیر کے مذہب مین دست اندازی و مزاحمت کا اختیار رہوتا تو آجتک کوئی شیعہ (جو اہلحدیث کی نسبت بدرجہا بڑہکر مخالف مذہب سالکان بلیغ گنے جاتے ہین) گورنمنٹ انگلشیہ اور سلطنت ایران کی رعایا سے کبہی حج کرنے نہ جاتا- اور جو جاتا وہ ضرور سنی بنکر آتا- ولیکن کبہی کسینے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۰- یہہ کلمہ گورنمنٹ انگلشیہ رعایا کہلا کر موںہہ یا قلم سے نکالنا ناشکری مین داخل ہے جو اس سلطنت کو کمزور سمجہے وہ اِس گورنمنٹ کی رعایا کیون کہلاوے زوردار سلطنت کا رعایا کیون نہ ہو جاوے جیسا کہ اِس گورنمنٹ کو زوردار سمجہنے والی جدہ بلکہ مکہ مکرمہ مین بہی اس گورنمنٹ کی رعایا کہلاتے ہین-

† انکی اصل عبارت یہہ ہے دوسرے روز برٹش کانسل مقیم جدہ کیطرف سے ایک شخص پاشا کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مولوی نذیر حسین صاحب کو آپ میری حوالہ کرین یہہ شخص گرفتاری کے لایق نہین ہے خیر خواہ سرکار اور معتبر ہے-

نہ سنا ہوگا کہ کسی شیعہ سی مکہ مین اِس قسم کی مزاحمت ہوئی ہو پہر اہلحدیث سی جو اصولًا و فروعًا اہل مکہ کے سنی بہائی ہین صرف بعض فروعات مین انکا اختلاف ہی اِس قسم کی مزاحمت پاشا مکہ کیطرف سی کیونکر ممکن ہی - اِس **نظر** سے بہی کوئی ریاست روم سی حُسن ظنی رکہنی والہ اور اسکا خیر خواہ یہہ تجویز نہ کریگا کہ پاشا مکہ نے مولانا ممدوح سے اِس قسم کی مزاحمت کی ہو -

(۴) یہہ کارروائیان (مندرجہ اخبارات مخالفین) جیسکہ باہم متخالف اور قانون عدالت واصول سلطنت کی مخالف ہین ویسی ہی عقل و تدبیر صائب کی بہی برعکس ہین - اِن سب کو باہم مقابل کرکے دیکہا جاوے تو بازیچہ طفلان سی بڑہکر معلوم نہین ہوتین پہر اِنکی تجویز عدالت عالیہ نائب دولت عثمانیہ مین گستاخی نہین تو کیا ہی - ؟ اِسکی وجہ یہہ ہے کہ اِن اخبارون مین پہلے مولانا ممدوح کا تائب ہوکر مخلصی پانا نقل کیا ہی - پہر مولوی رحمت اللہ کا ضامن ہونا [illegible] ایسی بیہودہ تحقیقات مقدمہ کا قرار پانا اور یہہ سب بازیچہ ہش نے کا مصداق ہی - بہلا جب توبہ ہوکر نئے سرے مسلمان بنکر خلاصی پاگئی تو پہر ضمانت کی کیا معنی ؟ اگر کہو کہ یہہ آئندہ عمر کے لئے ضمانت ہے کہ پہر نہ کہین ہندوستان مین جاکر مرتد ہو جاوین تو **اوّلًا** مولوی رحمت اللہ جو مولانا ممدوح کا زمانہ غدر سی خون کا پیاسا ہی اُسکو مولانا ممدوح سے نسبت ہی کیا ہی کہ اُنکا ضامن ہوا اور **ثانیًا** اِس امر کے لئے مولوی رحمت اللہ (جو ہندوستان سی بغاوت کے سبب نکلا ہوا اور تادم زیست یہان آنہین سکتا -) کے ضامن ہونے سی کیا مطلب ہے اور اگر کہو کہ یہہ مدینہ سی واپس آنیکی ضمانت ہی تو مولوی رحمت اللہ کے کفیل و ضامن ہونیکی کیا وجہ کیا یہ قافلہ کے ساتہہ یا مدینہ مین مولوی رحمت اللہ کی فوج تہی یا اسکو حرمین شریفین پر بلا فوج حکومت و سیاست حاصل تہی ؟ ایسا تہا تو پہر ترکون کی حراست سی کیا غرض - اور اگر مزید احتیاط کے لئے ترک سوارون کو ساتہہ کر دیا تہا تو پہر اُنہون نے کام

کیا گیا - اسکی بابت ہم پہلے ہی دلیل اول کے ضمن میں بانچ ڈال کر چکے ہین - اِس سوالات
مین غور کرنیسے امید ہی ناظرین کو تعین ہو گا کہ یہہ کارروائیان بازیچہ طفلون سی بڑہکر
نہین و لہذا اُنکی تجویز ایک جلیل القدر نائب سلطنت عثمانیہ کے شایان
سوادبی ہے ؟ -

(۴) **توبہ نامہ** جو ان اخبارات و اشتہارات مین شایع ہوا مصرع خود غلط انشا غلط املا غلط
کا مصداق ہی اور اسکے الفاظ اور **مضمون** دو تو شہادت دیتے ہین کہ وہ **جعلی** ہے
اسکے الفاظ کی **شہادت** کا بیان مختصر تو ہم ضمیمہ ثنائیہ نمبر ۹ جلد ۶ مین کر چکے ہین اور اس مقام
مین لفظی بحث کو طول دینا نہین چاہتے اِس شہادت کی تفصیل ہم پہر کسی موقع پر کرینگے
یا ہمارے اور احباب (جیسا کہ ہم سنتے ہین) اُسکو اپنے ذمہ لین گے -
شہادت مضمون کی تفصیل یہہ ہی کہ جن باتون (الزامون) مین جہگڑا اٹھا
[illegible] نہین
بتایا گیا پہر ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہین کہ مجسٹریٹ نے اس **مجمل توبہ نامہ** پر اکتفا کر کے
ملزم کو رہا کر دیا ہو اور اپنے فیصلہ مین اِن امور کا مفصل ذکر نہ کیا - ہم ہندوستان
کی (انگریزی اور اسلامی) **عدالتون** مین عام دستور دیکھتے ہین (اور یہی
قانون شریعت کا حکم ہے) کہ جس امر مین تنازع ہو اسکا جواب دعوی (یا الزام)
اور فیصلہ مین پورا ذکر بیان ہوتا ہے **مثلاً** کوئی کسی پر خون یا زنا کی بابت استغاثہ
کرے یا زمین وغیرہ مال کا دعوی دار ہو تو اِس دعوی (یا استغاثہ) کے فیصلہ
مین یہہ بیان بالتصریح ضرور ہو گا کہ مستغاث الیہ یا مدعا علیہ نے اِس جرم (خون زنا)
یا دعوی زمین (یا مال) کا اقبال کیا اِسلیے وہ سزایاب ہوا یا مدعی کو اسکا حق
دلایا گیا یا مدعی کی رضامندی سے معاف کیا گیا یا اُس نے انکار کیا اور جرم ثابت نہ ہوا
اِسلیئے بری کیا اور **اقبال** یا انکار مستغاث (یا مدعا علیہ) مین کبھی ضرور جرم

یا دعوی کا بالتصریح ذکر ہوگا کہ مینے فلان جرم کیا یا نہین کیا مگر اس اشتہار توبہ مین جو مستقل اور متعدد اخبارات مین شایع ہوا ہی نہ پاشا کے فیصلہ مین اُن الزامون کا (جو مولانا ممدوح کے ذمہ لگائے گئے اور بقول حضرات مخالفین وہ کتب اہلحدیث سی خنزیر عدالت مین پیش ہوئی اور مولانا ممدوح سی اِن کے جواب لئے گئے) بیان تصریح ہے نہ مولانا کی کلام متضمن توبہ مین۔

مولانا ممدوح کی نسبت یہہ الزام قایم ہوئے تہے کہ یہہ وہابی ہین اور غیر مقلد اور خنزیر کی چربی کو حلال کہتے ہین اور پہوپی خالہ سی نکاح کو جایز جانتے ہین وغیرہ وغیرہ

ان السید المولوی محمد نذیر حسین والحاج المولوی سلیمان احضرا فی المحکمة العالیة واستتابا[+] عن العقیدة الضالة [illegible] الخ
(اشتہار نامز و مطبع میریکہ)

اور اس توبہ نامہ مین جو فیصلہ پاشا منقول ہی اُسمین بجز اس امر کہ اونہون نے وہابی عقیدہ سی توبہ کی اور کسی امر (تقلید- خنزیر پہوپی [illegible]) کا [illegible] ہی —

اور جو اسمین مولانا ممدوح کا کلام بتایا گیا ہے اُسمین پانچ امر کا اقرار (۱) مین سُنی ہون (۲) رافضی خارجی وہابی مذہب کو یکسان بُرا جانتا ہون۔ (۳) مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون (۴) مین حنفی المذہب ہون (۵) جو مجہہ سی بہول چوک ہوئی اس سے مین توبہ کرتا ہون۔

سید محمد نذیر حسین متبع سنتہ والجماعت عقیدةً وعملاً اور اسکی خلاف جتنی مذہب ہین خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سکو برا سمجہتا ہون اور موافق مذاہب حنفی کے فتوی دیتا ہون اور حنفی المذہب ہون و تبت عما اخطاءت
(توبہ نامہ جعلی)

[+] یہہ وہین کی عربی ہی جو تمام ہندوستان کے اخبارات مین اسی لفظ معروف سی چہپی ہے اور یہہ ایسی غلطی ہی کہ میزان منشعب پڑہنی والے بہی اسکو سمجہتے ہین۔ یہہ ایک لفظی دلیل اسکے جعلی ہونے پر ہی اور دلایل کی تفصیل پہر کبہی سہی۔

[*] اس عبارت کو بہی غور سے پڑہنا اور اسکی ترکیب سوچنا مولانا ممدوح کی یہہ عبارت ہوتی تو اسطرح لکہی جاتی کہ مبتدا و خبر مین رابطہ ہی نہین مبتدا حسب محاورہ فارسی خبر نصف محاورہ فارسی نصف موافق ترکیب عربی مولانا ممدوح ان حضرات کے نزدیک عقیدہ مین اچہی نہین تو کیا انشا مین بہی کچہ مین جسکو یہہ خیال ہو وہ اب امتحان کرکے دیکہہ لے۔

اگر اس توبہ نامہ جعلی کو بسبیل تنزل جناب مولانا ممدوح کا ہی تصور کر لیں تو بہی
ان اقرار ون سے کوئی ثالث (جو مولانا ممدوح کا نہ مخالف ہو نہ موافق) سمجھہ
نہیں سکتا کہ مولانا ممدوح نے اپنے سابق وہابی ہونے اور خنزیر کی چربی اور پہوپی
خالہ سے نکاح کو حلال جاننے کا اقبال کیا ہے یا انکار۔ پہر ہم کیونکر تسلیم کرین کہ صرف
ان مجمل اقرار ون سے مجسٹریٹ نے انکو چہوڑ دیا اور ان ہی اقرار ون پر وہ مجمل فیصلہ
لکہکر مشتہر کرنیکا حکم دیا۔

اگر کہو کہ انکا سُنّی ہونیکا اقرار اس اقرار کا متضمّن ہے کہ مین خنزیر کی چربی اور خالہ
پہوپی کے نکاح کو حلال نہیں جانتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ ضمنی اقرار کافی و صحیح ہے
تو یہہ مسلمانی کے اقرار مین بہی پایا جاتا ہے اس مسلمانی یا سُنّی ہونے سے مولانا ممدوح
نے انکار ہی کب کیا تہا۔ پہر ان سے اس ضمنی اقرار کے مخالف سے ال ہی کیون کیا اور جواب
کیون لیا گیا

اور اگر کہو وہابی مذہب کو برا جاننے کا اقرار وہابی ہونے سے معنی انکار ہے
تو اسکا **جواب** یہہ ہے کہ مولانا ممدوح یا کسی اور سر گروہ اہلحدیث نے وہابی ہونیکا
اقرار ہی کب کیا تہا جس سے آپ نے یہہ معنوی انکار کیا **اشاعۃ السنہ** سالہا سال
سے پکار رہا ہے کہ ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہیں ہیں اور محمد بن
عبدالوہاب نجدی سے اہلحدیث ہندوستان کو کوئی خاص علاقہ نہیں ہے پہر مولانا
کے وہابی مذہب کو برا کہنے کو انکار جدید قرار دینا اور اسکو معنی توبہ ٹہرانا کیا معنی رکہتا ہے

+ اسپر اگر کوئی سوال کرے کہ جو کاغذ پاشا مکہ کا تم پیش کرتے ہو وہ بہی تو مجمل ہے
اسمین بہی مجملاً لکہا ہے کہ جو نسبت اعتزال مولانا ممدوح کیطرف ہوئی تہی اس سے وہ بری ہیں مگر
چربی خنزیر کی حلت و نکاح پہوپی خالہ کے جواز سے برات کی اسمین بہی تفصیل نہیں ہے پہر وہ
کیون تسلیم کیا جاتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ کاغذ نہ تو مولانا ممدوح کے جواب دعوی کی نقل ہے
نہ پاشا مکہ کا حکم یا فیصلہ وہ تو پاشا مکہ کا حکام مدینہ کے نام ایک خط (بمنزلہ راہداری کے
پروانہ یار و بکار) ہے اسمین ان الزامات کی تفصیل کے کیا ضرورت تہی۔

اور اگر اپنے سابق خیال کے اظہار کا نام انکار یا توبہ ہے تو سبہی مسلمانون کو (جو رات دن کلمہ شہادت پڑہتے ہین اور کفر و شرک و بدعات و معاصی سے برأت ظاہر کرتے ہین) نومسلم اور کفر سے تائب کہنا چاہئے۔

مگر ہم کسی پُرانے مسلمان کو خصوصًا ان مقدمہ کے بانیون اور معاونون اور اشاعت کنندون کی نسبت یہ کہین کہ یہہ کفر سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے ہین تو غالبًا ہمپر کفر کا فتوے لگایا جاوے

اور اگر کہو کہ حنفی ہونے اور حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار معنًی ترک تقلید سے انکار اور مقلد ہو جانیکا اقرار ہے (اور غالبًا یہہ بات بہت لوگون کو اِس توبہ نامہ جعلی کے دیکہنے سے خیال مین گذرتی ہوگی) تو اِسکا جواب یہہ کہ حنفی ہونیکا اقرار ترک تقلید سے انکار اور مقلّد ہو جانیکا اقرار نہین ہے بڑے بڑے مشاہیر علماء حنفی کہلا کر گذرے ہین پہر وہ اہل انصاف (مقلدین) کے نزدیک بہی مقلّد نہین سمجہے گئے۔

امام طحاوی بڑا حنفی مشہور تہا مگر وہ امام ابوحنیفہ کے مقلد ہونے سے خود انکار ظاہر کر چکا ہے اسکا اس مضمون کا قول لسان المیزان حافظ ابن حجر سے ایقاف مین منقول ہے اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین موجود ہے۔

> ونقل الحافظ ابن حجر فی لسان المیزان انہ قال او کل ما قال بہ ابوحنیفۃ اقول بہ وھل یقلد الا غبی او عصبی۔ (ایقاف)

امام ابو یوسف و امام محمد بہی حنفی مشہور مین انکو بہی کوئی شخص (بشرطیکہ اسکو کتب اصول حنفیہ سے واقفیت ہو اور نہین تو ناظورۃ الحق علامہ ہارون حنفی یا رسالہ نافع کبیر مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی ہی اُسکی نظر سے گذرا ہو) امام ابوحنیفہ کا مقلد نہین کہسکتا اِسکی تفصیل کے ناظرین شائق ہون تو ہمارے ضمیمہ جات اشاعۃ السنہ نمبر ۷ لغایت ۹ جلد ۲ ملاحظہ کرین۔

مولانا ممدوح امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام طحاوی سے بڑے نہین
پہر اگر او نہون نے باوجود مستدل اور عامل بالحدیث ہونیکے حنفی کہلایا
(اگر کہلایا یا لکہدیا ہے) تو کیا تعجب ہی اور اُسکو مقلد ہونیکا اقرار کون کہسکتا
ہے۔ یہی **سوال** وجواب اس قول کے متعلق ہوسکتا ہے جو مولانا ممدوح
کیطرف نسبت کیا گیا ہے کہ مین حنفی مذہب کے **موافق فتوے** دیتا ہون
کیونکہ کسی مذہب یا قول امام کے موافق فتوے دینا تقلید امام نہین کہلاتا
اسکو **توافق رائے** کہا جاتا ہے۔ اِسی نظر سے مولانا ممدوح نے اِس کلام
مین (اگر وہ واقعی کلام آپ کا ہے) لفظ **موافق** اختیار فرمایا ہے جسکو
ان حضرات نے نہین سمجہا اور یہہ توافق رائے سے فتوی دینا بڑے بڑے اکابر

علماء سے منقول ہے جنکو خود مقلد ہونیسے انکار ہے جیسے قاضی ابو علی اور قاضی حسین اور قفال جو (شافعی مشہور تھے) کسی مسئلہ مین شافعی مذہب کے موافق فتوے دیتے

قال القفال الشاشی والقاضی ابو علی الشافعی والقاضی حسین الشافعی لسنا مقلدین للشافعی بل وافق رائنا رائه (مغتنم)

تو صاف فرماتے کہ ہم امام شافعی کے مقلد نہین ہماری اُن کی رای کا اتفاق
ہوگیا ہے یہہ بات اُن سے فاضل قندہاری نے **مغتنم الحصول** مین
نقل کی ہے۔

پہر اگر مولانا ممدوح نے بہی اسی معنی کر کہدیا کہ مین حنفی مذہب کے موافق فتوی
دیتا ہون، تو اسمین اعتراف تقلید کہان پایا گیا۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ مولانا کا وہابی مذہب کو بُرا کہنا یا حنفی ہونے
کا معترف ہونا یا حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار کرنا (جو
اُن حضرات نے مشہور کر رکہا ہے کسی ضمنی یا معنوی اقرار یا انکار کا جس کے

یہ لوگ مدعی ہون مُثبت نہین ہے اور اگر ان **ضمنی** اقرارون یا انکارون کو تسلیم بہی کرلین تو اس سے ہمارا وہ اصلی اعتراض کہ فیصلہ یا توبہ نامہ جعلی مین جرائم کا صریح اقرار یا انکار ضروری تہا دفع نہین ہو سکتا **ولہذا جن** لوگون کو ہمارے بیان سے اِن ضمنی اقرارون یا انکارون کا بے اعتبار ہونا سمجہہ مین نہ آوے وہ یہی ایک سیدہی بات یا درکہین اور اسی مین غور کرین کہ جن امور مین تنازع تہا اشتہار توبہ نامہ جعلی مین انکا صریح اقبال یا انکار نہ مولانا ممدوح کی کلام مین پایا جاتا ہے نہ پاشا کے فیصلہ مین - اسیوجہ سے بحکم قانون شریعت و عدالت وہ اشتہار جعلی و بناوٹی ہے اور عدالت عالیہ نائب السلطنت عثمانیہ کی طرف اسکی نسبت گستاخی و سوء ادبی ہے -

اسپر اگر کوئی **اعتراض** کرے جیساکہ ہمارے ہمعصر اخبار نویس کرتے ہین) کہ اگر وہ اشتہار جعلی ہوتا تو وہ [illegible] اخبار مین چہپکر شایع ہوتا - ہوا تہا تو اُسکی اشاعت کرنے والون پر پاشا کی طرف سے **مواخذہ** ضرور ہوتا - اِسکا

جواب یہہ ہے کہ **عجب** نہین کہ یہہ اشتہار مکہ مین عام طور پر شائع نہ ہوا ہو **اور اگر** ہوا ہو تو **عجب** نہین کہ ان پر مواخذہ ہوا ہو **اور اگر** مواخذہ نہین ہوا تو عجب نہین کہ اِنہون نے سازش کرکے پہلے ہی سے کوئی حکمت عملی اور چالاکی کرلی ہو -

ہمارا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ کاغذ مکہ مین چہپکر شائع ہوا ہی تو ان ہی حضرات† کرام یا اُن کی مثل اور خیر خواہان اسلام نے اس موقع پر اہل مکہ سے ملکر ان کو کچہہ ترغیب دلاکر کوئی جعلی تحریر مولانا ممدوح کیطرف سے دیوان مین پیش کردی ہے جو لفظاً ہر اِنکی

† اِس تجویز مین ساکنان مکہ کی توہین ہے تو پہلے اسکی مجوزوہی حضرات ہین جو لکہہ چکے ہین کہ مولانا ممدوح اور انکے رفیقون نے وہان بہت روپیہ خرچ کیا - دیکہو اخبار نور الانوار و مظہر العجائب جسکی عبارت سابقاً منقول ہو چکی ہے -

زبانی انکار و برأت کے جسکی ہم بہی مدعی ہین اور اُسکی تصدیق کے لیئے پاشا مکہ کا خط پیش کرتے ہین منافی نہین ہے۔ بلکہ فی الجملہ اُسکے مؤید و مصدق ہی۔ پھر کسی خیرخواہ اسلام (مگر بے علم)[†] نے اُس تحریر کو جسکو اُردو مین بتاتے ہین ،عربی مین ترجمہ کراکے مطبع میریہ مین چھپوادیا اور اسی سازش اور حکمت عملی کے سبب اسکی طبع و تشہیر پر (اگرچہ مکہ مین ہوئی ہے اور اسپر ابز پریس نہین ہوئی) انکو کسی کے اعتراض و انکار کا خوف نہین ہوا اور اسی بنا پر عجب نہین ہی کہ یہہ حضرات مکہ والون سے اِسکی تصدیق بہی کرادین اور وہان کے عُلما ریا عوام یا بعض اہل عمدہ کی **مھری تحریرین** اِسکی تائید مین منگا دین۔

ولہذا اُن مہرون وشہادتون کے جواب مین ہم پہلے ہی سی کہدیتے ہین کہ ہمکو اِن مہرون اور شہادتون پر بہی شُبہ اور جعلی ہونیکا گمان ہوگا ہمارے ظن وگمان کی تکذیب اور اس تحریر کی اصلیت کی تصدیق کا کوئی مدعی ہو تو ہمکو مولانا کی **اصل** دستخطی **تحریر** یا اسکا **فوٹوگراف** دکہا دین جیساکہ ہم خط پاشا مکہ کا فوٹوگراف پیش کرتے ہین۔ ہندوستان سی کسی مسلمان فوٹوگرافر کو دو سو روپیہ خرچ کرکے مکہ شریف مین بہیجدین وہ اصل تحریر نہ لاسکے تو اُسکا عکس ہی اُتار لادے **اِسکے مصارف** کا ان حضرات مخالفین مولانا ممدوح سے تحمل نہ ہوسکے تو نصف خرچ ہمسے لین۔

مولانا ممدوح کی اصل تحریر یا اُسکا فوٹوگراف ہندوستان مین آگیا اور اُسکو چار معتبر اشخاص دو مسلمان (ایک اہلحدیث ایک اہل تقلید)

[†] اگر وہ کسی اہلعلم (مولانا ممدوح کی مخالف کمیٹی یا کسی اور عربی دان) کا ترجمہ ہوتا تو وہ ایسا غلط نہ لکہا جاتا جیساکہ وہ بہی اِس کمیٹی مے جو مولانا کی پرخاش مین تہی اور کسی اور اہلعلم سی توقع نہین کہ استیبا کو استنابا لکہے اور معروف ومجہول کی تمیز سے مجہول رہے۔

دو مذہب غیر (ایک ہندو ایک عیسائی) نے مولانا ممدوح کی قلم سے (جیسا کہ توبہ نامہ جعلی مین بقلم خود لکھہ رکھا) لکھا ہوا برقرار دیا اور بعینہ وہ عبارت (جو اشتہار مطبوعہ مطبع مکہ میرہ وغیرہ مین شائع کی گئی ہے) دستخطی جناب مولانا ممدوح نکل آئی تو ہم اس تحریر کو مان لینگے اور جہانتک ہمارا بس چلا ہم اپنے گروہ کے لوگون سے مولانا ممدوح کی اسبات کی کہ میننے مکہ مین توبہ نامہ نہین لکھا تکذیب کرائینگے اگر کوئی تکذیب نکریگا تو ہم خود جو ان کے اخص تلامذہ سے اور دلی معتقد ہمین تکذیب کرینگے اور اسکی خوب تشہیر کرینگے اور اس امر مین انکی نصرت سے ہٹ جاوینگے اور انکی حمایت اور برات مین پھر کبھی قلم نہ اٹھائینگے ہم اسپر خدا کی قسم کھاتے ہین اور اسکو ضامن وگواہ بناتے ہین واللہ ثم باللہ ثم تاللہ وکفی باللہ وکیلا وکفی باللہ شہیدا - اس سے بڑھکر ہماری نیک نیتی وصداقت اپر کوئی اور دلیل کیا چاہیگا اور اس توبہ نامہ کی صدق یا اسکے برخلاف کی امتحان کا کوئی اور سبیل کیا بتائیگا -

(۵) خط یار و بکار پاشا مکہ بنام پاشا مدینہ جو صفحہ (۳۱۱) مین منقول ہے صاف اور یقینی شہادت دیتا ہے کہ یہ توبہ نامہ جعلی ہے اس خط مین برأت ذمہ کا بیان ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو جرم مولانا ممدوح کے ذمہ لگائے گئے تھے وہ انسے سرزد نہین ہوے اور یہ مطلب مضمون توبہ نامہ کے (جس سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ جرم سرزد ہوئے تھے پہر انسے مولانا تائب ہوئے) صریح مخالف ہے اور اس خط کی صداقت مین تو کوئی شک نہین کرسکتا کیونکہ اسپر پاشا مکہ کی خاص مہر ثبت ہے اور مخالفین + مولانا ممدوح نے بھی اسکو تسلیم کرلیا ہے

+ دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۱۱ جلد ۳۱ کالم ۱ سطر ۱۴ وہ جسمین یہ وانہ راہداری کی تفسیر ان الفاظ سے کی ہے (جو حاکم [illegible] ہے کہ انکی بخواہش انکے دیا تہا) اور اسکا ترجمہ [illegible] صفحہ (۳۳۹) مین آویگا -

لاجرم اسی توبہ نامہ کو (جو اسکے مخالف ہی) جعلی کہنا پڑیگا۔

اس خط کے موجود ہونے یا اسپر پاشا مکہ کی مہر ثبت ہونے مین کسیکو شک ہو تو مواضع منفصلہ ذیل سے جسمقام مین چاہے اصل خط یا اُسکا فوٹوگراف دیکھہ لے اصل تو دو مقام (دہلی اور لاہور) مین دکہایا جاسکتا ہے اُسکا فوٹوگراف مواضع ذیل مین

مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا	مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا
امرپور ضلع ناگپور	حکیم محمد دلاور خان صاحب	سیالکوٹ	مولوی غلام حسن صاحب
امرتسر	مولوی احمد اللہ صاحب	حیدرآباد دکن	مولوی چراغعلی صاحب یا مولوی صلاح الدین صاحب
ایبٹ آباد	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	راولپنڈی	منشی محمد سعید صاحب
آرہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب	رحیم آباد	شیخ احمد اللہ صاحب
الہ آباد	مولوی محمد حسین صاحب دائرہ شاہ حجۃ اللہ	سکھر	میاں [illegible] صاحب
بنارس	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	ضلع گہوی ساگر	ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب
بنگلور	مولوی محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی	کلکتہ	مولوی عطاء الرحمن صاحب کلرک حفظان صحت
بمبئی	حافظ عظیم اللہ صاحب یا مولوی عنایت اللہ صاحب	لکہنو	مولوی عبد الحی صاحب
بہیرہ	حکیم فضل الدین صاحب	لودیانہ	مولوی محمد حسن صاحب
پٹنہ	مولوی سید احمد حسین صاحب	مدراس	مولوی سید فخر الدین صاحب
پشاور	ماسٹر غلام حسین صاحب یا مولوی رحمت اللہ صاحب	ملتان	منشی محمد صاحب
پٹیالہ	منشی احمد حسن صاحب	نابہ	ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب
پورٹ بلیر	ڈاکٹر کبیر الدین صاحب	نصیرآباد	حاجی احمد حسین صاحب نقلنویس
جبلپور	مولوی محمد یٰسین صاحب شیخ عبد الغنی صاحب	وزیرآباد	حافظ عبد المنان صاحب
جالندہر	منشی دین محمد صاحب	ہوشیارپور	مولوی الٰہی بخش صاحب

اِن حضرات مین بعض اشخاص ایسے بہی ہین جن سے ہمکو سابق راہ و رسم
خط و کتابت نہین ہے انکی خدمت مین ہم بلا تعارف و استحقاق سابق (انکو امین
و خیر خواہ اسلام و طالب وفاق اہل اسلام سمجہکر) یہہ خط ارسال کرینگے وہ حضرات ازراہ
لطف و کرم لوگون کو یہہ خط ملاحظہ کرائین اور مولانا ممدوح کو تہمت اہانت سے اور پاشا مکہ
کو الزام ظلم اور دار و گیر و مزاحمت بیجا سے بری کرین تاکہ مسلمانون کا باہمی جوش
و نفرت کم ہو اور کوئی صورت وفاق پیدا ہو۔

اسی طرح مولانا ممدوح کے مخالفین (اگر وہ اس آتش بغض و عناد و فتنہ و فساد
کو بدستور مشتعل رکہنا چاہتے ہین) مولانا ممدوح کے توبہ نامہ کے فوٹوگراف کو جابجا
مشتہر کرین اور نہین تو دہلی و لاہور مین ہی سہی چنانچہ ہم دلیل نمبر ۲ مین بہی غرض کر چکے ہین
اِن اصول و دلائل سے ہماری بیان کے مخالفین ہمارے بیان کو اپنے بیان پر ترجیح
دیں تو ہمارے اور اپنے بیان کے نتائج کو (جو ہم ابھی بیان کرتے ہین) غور سے انصاف
سے مسلمانون اور سلطنت روم کی خیر خواہی کی نظر سے دیکہین پس جس بیان کے نتائج
بحق اسلام ۔ مسلمانان ۔ حرم محترم ۔ پاشا مکہ اور دولت عثمانیہ بہتر سمجہین اس بیان کو ترجیح دین
ہم اپنی طرف سے کچہہ نہین کہتے محض ثالث ہو کر دونو بیانون کے نتائج بیان کرتے ہین و باللہ التوفیق

بیان نتائج ہر دو بیان

اگر ہمارا بیان غلط اور ہمارے مخالفین کا بیان صحیح ہے اور واقعی
مولانا ممدوح کو پاشا مکہ نے قید کیا اور اُن کے مذہب مین دخل دیا ہے اور اس مذہب سے ہٹائے
اور توبہ کرائے بغیر نہین چہوڑا اور اُن کے حق مین سفارش و حمایت کونسل کا بہی لحاظ نہین
کیا تو اسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ رعایا انگلشیہ پر سخت ظلم کرتے ہین
اور برٹش گورنمنٹ کے حقوق اور رابطہ اتحاد و معاہدہ کا جو برٹش گورنمنٹ

کو دولت عثمانیہ سے حاصل ہی کچھہ پاس نہین کرتے اسمین نہ صرف مولانا ممدوح کی توہین پائی جاتی ہے بلکہ برٹش گورنمنٹ (جسکی رعایا کہلاکر اور خیرخواہی جتلاکر اور انکا پاسپورٹ اور چٹھیان دکھلاکر مولانا نے سخت تکلیف پائی ہے) کی بہی توہین اسمین موجود ہے اور ایسی حالت مین برٹش گورنمنٹ کا دولت عثمانیہ سی رابطہ اتحاد کالعدم ہے اور برٹش کانسل کا جدّہ مین اور اسکے نائب یا اسسٹنٹ کا مکہ مکرمہ مین رہنا اور وہان کے ہندی ساکنین کا اپنے حفظ امن کے لئے رعایا انگلشیہ کہلانا یا ہندوستان کی رعایا کا وہان جانیکیوقت گورنمنٹ کے پاسپورٹ اور چٹھیون پر اعتماد کرنا لا حاصل ہے

اس صورت مین گورنمنٹ کا (نہ صرف ہماری خاطر بلکہ اپنے حقوق سلطنت کی محافظت کی نظر سے) منصبی فرض ہے کہ پہلے اپنے کانسل مقیم جدہ سے اس مقدمہ کی کیفیت طلب کرے (اگر اسنے خود رپورٹ نہ کی ہو) اسکی رپورٹ سی بھی اس ظلم و تعدی کا کامل ثبوت نکلے یا کچھہ تائید پائی جاوے تو پھر اسنابین سلطان روم سے خط و کتابت کرے اور بذریعہ سلطان ممدوح پاشا مکہ سے پچھلی کارروائیون کا جواب طلب کرے اور آیندہ ایسا پختہ اور باضابطہ انتظام کرے کہ پھر کسی پاشا کو رعایا گورنمنٹ انگلشیہ پہ اس قسم کی دست اندازی اور مزاحمت کا بالکل اختیار باقی نہ رہے۔ اور اگر برٹش گورنمنٹ کا اس قسم کی درخواست اور اس مضمون کے مراسلت کرنیکا دولت عثمانیہ سے حق نہین ہے یا کوئی خاص حالت

گورنمنٹ انگلشیہ اور دولت عثمانیہ کی اس تحریک سے مانع ہے (چنانچہ سلطان الاخبار کے
وہ الفاظ جو صفحہ (۳۲۰) مین منقول ہوئے اس امر کیطرف مشعر ہین) تو ہم ادب اور خلوص
سے معافی مانگ کر گورنمنٹ کی خدمت مین گذارش کرتے ہین کہ اس صورت مین وہ جدہ
سے اپنی کانسل کو اُٹھالے اور اپنی رعایا (سُنّی اہلحدیث اور اہل تشیع)
کو جو گورنمنٹ کی حمایت کے بھروسے باوجود خوف مخالفت ساکنان مکہ اپنا مذہبی فرض
(حج) ادا کرنے کے لئے وہان جاتے ہین یا بہ نیت حصول مزید ثواب وہان رہتے ہین
یہہ امر جتادے تاکہ وہ لوگ اس سے ہو کہ مین اگر اپنی جان کو خطرہ مین نہ ڈالین
اس کے بعد ہم بھی اس امر کا اشتہار و اعلان کردینگے کہ گروہ اہلحدیث
اور گروہ اہل تشیع کو (جنسے اہلحدیث کو تشبیہ دیجاتی ہے) یہہ جتادینگے کہ آیندہ وہ گورنمنٹ

کی رعایا ہونیکے دعوے اور بھروسہ پر حج کے لئے نہ دوڑین اپنا آپ سنبھالکر (اہلحدیث
طریق عمل بالحدیث کو ہندوستان مین چھوڑکر اور حنفی مذہب کا کلمہ پڑھکر اور شیعہ تقیہ
اختیار کرکے) حج کو جائین یا اس عذر و خیال سے کہ اب انکی جان و مال کی وہان
خیر نہین ہے حج بیت اللہ کو اپنے ذمہ سے ساقط سمجھکر یہان ہی سے
بیٹھے بیٹھے دلی عقیدت سے سلام اور اسی استقبال کعبہ پر (جو وہ پنجگانہ نماز مین اس پاک
گھر کیطرف کرتے ہین) اکتفا کرین۔ اور جو لوگ اس حالت عذر پر بھی اپنے شوق
زیارت کو ضبط نہ کرسکین وہ کم سے کم اتنا بچاؤ تو اپنے ساتھ لیلیا کرین کہ بجائے
پاسپورٹ اور چٹھیات معزز عہدہ داران گورنمنٹ ہندوستان کے مذہبی ریفارمر
مقدس علما اور حضرات اڈیٹرز سے سارٹیفکٹ حاصل کرلین اور ان سے اس امر کا

وعدہ لین کہ اِن کے مکہ پہنچنے کے بعد حضرات علماء ہندوستان سی رسالہ انتظام المساجد
اور جامع الشواہد یا ان کے مثل کوئی اور کمیپ ہیجکر یہہ نہ لکھدین کہ یہہ لوگ کافر
اور واجب القتل ہین اور حضرات ایڈیٹرز اپنے اخبارون مین انکی مٹی پلید نکرین
(لیکن اکثر بیچارہ عوام اتنے دور اندیش کہان ہین اور ان حضرات تک انکو رسائی کب ہے
لہذا ہم ہی انکی طرف سی ان حضرات کی خدمت مین فتوی اور سارٹیفکیٹ کے لیے
درخواست اِس مضمون کے خاتمہ پر پیش کرینگے براہ مہربانی وہ اسکا جواب دین
تاکہ ہم اسکو اشاعۃ السنہ مین درج کردین اور اگر ہمارے مخالفین کا بیان غلط اور
ہمارا بیان صحیح ہے اور مولانا ممدوح سے قید یا زدوکوب کی مزاحمت اور ان کے
مذہب مین کسی نوع سی مداخلت نہین ہوئی صرف انکو پاشا مکہ نے اُن کے دشمنون کے
کہنے سی بلایا ہے اور برٹش گورنمنٹ کانسل کے کہنے اور جتانے سے کہ یہہ معزز اور خیرخواہ
گورنمنٹ ہین یہہ عذر کیا کہ ہمنے اِن کی حفاظت کے لئے انکو اپنے پاس رکہا ہے
آخر انکا بیان سُنکر انکو بری ذمہ کیا اور بری الذمہ ہونیکا سارٹیفکٹ دیکر عزت سے
رخصت کیا تو اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ اِس گورنمنٹ کی حدود سلطنت دولت
عثمانیہ مین بڑی وقعت و عزت ہے کہ نائب دولت عثمانیہ (پاشا مکہ) نے
مولانا ممدوح سے باوجودیکہ ساڑہی تین سو آدمی نے اُن کے برخلاف شہادت دی
صرف اسوجہ سی کہ برٹش کانسل کے وکیل نے اِنکا معزز و خیرخواہ گورنمنٹ ہونا ظاہر کیا
تہا اُن سے کوئی ملزمانہ سلوک نہ کیا صرف اِن مفسدون کی خاطر سے یا مہمانا کی حفاظت
کے لئے انکو اپنے مکان مین رکہا اور آخر اون کا بیان سنکر اور انکا بیجرم و صاحب کمال ہونا

معلوم کر کے اُنکو عزّت کے ساتھ مرخص کیا - اِس صورت مین برٹش گورنمنٹ
کو دولت عثمانیہ سے پچھلی کارروائی کی نسبت کچھہ استفسار کرنے
اور اسکا جواب لینے کی کچھہ ضرورت نہین - ہان آیندہ کے لئے بہ نظر
رعایا پروری و عام ہمدردی اپنی رعایا (ساکنین مکہ ہون خواہ حجاج ساکنان ہند
خصوصًا جو معزز اور خیر خواہ گورنمنٹ ہین) کی حفظ و امن کا ایسا انتظام
کرنا مناسب ہے کہ اسمین اُن کے مخالفون یا سرکار کی بدخواہون کو گنجایش دخل نرہے
وہ لوگ پھر نہ کبھی معزز خیر خواہان گورنمنٹ کو وہان نہ ستاوین اور نہ عدالت مین
پہنچادین جس سے وہان وہ مفسد اُن کے توہین کرین اور ہندوستان مین اپنے ہم خیال وہم
مذہب اخبار نویسون سے انکی توہین کرادین ایک صورت (جس سے نہ دولت عثمانیہ کے
حقوق مین کسی نوع کی مزاحمت ہو اور نہ کوئی کی مداخلت اور نہ کسی اور مسلمان کی حق تلفی
یا اُس کے حقوق مین دخل وہی ہے بلکہ وہ سابق عملدرامد کی ہی توسیع و تائید ہے)
ہمارے خیال مین یہ آئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ سے دوستانہ
درخواست کرے کہ اگر آیندہ کوئی شخص برٹش گورنمنٹ رعایا سے
ہندوستان سے حج کے لئے مکہ جاوے خواہ اُس جگہہ کا مقیم ہو) وہان کسی جرم
کا (دینی ہو خواہ دنیا کے متعلق) ارتکاب کرے تو اُسکو پاشا مکہ بلا واسطہ
برٹش کانسل اپنی عدالت مین طلب نہ کرے اور نہ کوئی کارروائی یا تجویز
اخیر اسکے مقدمہ مین اپنے آپ کر لے - بلکہ اس شخص کا مقدمہ تحقیقات اور
سزا کے لئے برٹش کانسل یا اسکے مسلمان نائب یا اسسٹنٹ کے سپرد کرے

مکہ مبارکہ مین ہندی مسلمانوں کے حفظ امن کی تجویز ۳

یہ نہو سکے تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہو کہ برٹش کانسل اسکے مقدمہ مین اول سے آخر تک بطور جیوری کے شامل اور شریک رہے اور جو کارروائی ہو اسکے اتفاق رای اور تجویز سے ہوا کرے اور اس کارروائی کی تحریر (یا نقل) اُسکے دفتر مین بہی رہے۔

اس صورت سے یقین ہے نہ کسی ان کی مذہبی مخالف اور بدخواہ گورنمنٹ کو انکی ایذارسانی کی جُرأت ہوگی نہ ان کے مذہبی بہائیون کو جہوٹی خبرین شایع کرنیکی گنجایش رہیگی نہ کسی گورنمنٹ کیطرف کوئی بات ظلم یا توہین کی عاید ہوگی۔

یہہ صورت بالکل اجنبی اور نئی نہین ہے پہلے بہی برٹش کانسل مقیم جدہ ہندیون کے (جو برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہین اور مکہ مین رہتے ہین) استغاثے سُنتا ہے اور اُن کے مقدمات مین دخل دیتا ہے اور اپنے مظلوم رعایا کی حق رسی کراتا ہے ہمنے اس تجویز مین یہہ وسعت تجویز کی ہے کہ اول سے آخر تک اسکو مداخلت رہے اسکی شمولیت کے سوای کیسیکی طلبی بہی نہ ہونے پاوے جسمین اِنکے دشمنون کو طرح طرح کے الزامات اور اتہامات کی گنجایش ہے مولانا ممدوح کے مقدمہ کی نسبت اہلحدیث کو پاشا مکہ کی نسبت کچہہ شکایت ہے تو صرف اس قدر ہے کہ عدالت مین انکی طلبی کیون ہوئی۔ اور تین دن تک انکو (خاص محل یا بنا مین کیون نہسہی) نبدشں کیون رہی۔ اتنی ہی کارروائی کو ان کے مخالفین نے کچہہ کا کچہہ بنا لیا اور تمام ہندوستان اور عرب مین انکو بدنام کیا آیندہ اس طلبی رعایا برٹش گورنمنٹ کا بلا مداخلت وشراکت کانسل کسیکو وہان اختیار نرہے تو ان خرابیون اور شکایتون کا وقوع نہو۔ اِس قسم کے مزاحمت بیجا دور کرنے اور امن وآزادی قایم کرنے کے لئے

گورنمنٹ ایک مدت سی ساکنان مصر سی (جو انکی رعایا نہین ہین) ہمدردی کررہی ہی اور اس سے پہلی مظلومان ابی سینیا سے ہمدردی کرچکی ہے اور اسپر لشکر کشی کر کے اُسکو قید غلامی سے آزادی دلاچکی ہے یہان تو اُسکو اپنے خاص وفادار رعایا کی آزادی قایم کرنیکے لئی صرف قلم اُٹھانے اور ایک دوستانہ خط کے لکھنے کی تکلیف کرنی پڑتی ہی۔ اسلئے ہمکو امید ہی کہ ہمارے اس تجویز پر (یا جو اس کے مثل مفید ہو) گورنمنٹ ضرور توجہ کریگی اور اپنی وفادار رعایا کو آزادی دلائیگی جبکہ خود اُس نے آزادی دے رکھی ہے۔

اب ہمارے ناظرین (موافقین ہون خواہ مخالفین) انصاف سی کہین کہ ان نتائج کی نظر سے ہمارا بیان درست وراست اور تسلیم کرنے کے لایق اور بحق اسلام و مسلمانان مفید اور رابطہ اتحاد برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کے مناسب حال ہی یا ہمارے مخالفین کا بیان۔

ہمارے ضمیمہ نمبر ۹ جلد ۶ مین مضمون مژدہ کو بعض اسلام کے دوست [illegible] سلطان روم سے لڑانا چاہتا ہے وہ صاحب اب انصاف کو ایمان کو دوراندیشی کو پیش چشم رکھکر ہمارے بیان اور اُسکے نتایج۔ اور مخالفین کے بیان اور اُسکے نتایج کو غور سے پڑھکر کہین کہ برٹش گورنمنٹ اور دولت عثمانیہ مین لڑائی کرانیوالہ کون شخص ہے کیا ہم ہین جو یہ کہتے ہین کہ نہین نہین وہان (مکہ مین) ایسا کوئی امر نہین ہوا جس سی برٹش گورنمنٹ رعایا کی اور اسکے سبب اس گورنمنٹ کی توہین ہوئی ہو لہذا برٹش گورنمنٹ گذشتہ حالات کی نسبت دولت عثمانیہ سے کچھ دریافت نہ کرے۔ صرف آیندہ کے لئے ایسا انتظام کرادی جسمین رعایا برٹش گورنمنٹ کو ان کے مخالفون اور گورنمنٹ کے بدخواہون سے تکلیف نہ پہونچے۔ یا ہمارے مخالفین جو یہ بیان کرتے ہین کہ پاشا مکہ نے برٹش گورنمنٹ رعایا سی یہہ مخالفانہ سلوک کیا اور وہ برٹش کانسے ایسی کم التفاتی سے پیش آیا جسکا لازمہ یہہ ہی کہ گورنمنٹ ضرور ان بیجا مزاحمتون اور کم التفاتیون کا (یا فرض کر) عتب کرے اور بات بڑہی۔ ناظرین اہل انصاف سی

امید ہی کہ ہمکو کبھی باہم لڑنیوالے قرار نہ دینگے - ان ہی حضرات مخالفین کو یہہ ایڈریس (لقب) عطا کرینگے - ہماری بیان اور بیان مخالفین کا (بوجہ اولی) **دوسرا پولٹیکل** نتیجہ ہی کہ اہلحدیث ہند برٹش گورنمنٹ کی حکومت کو بہت غنیمت جانتے ہین اور دل سی چاہتے ہین اور (امن و آزادی کی نظر سے) اسکو اسلامی حکومتون سی زیادہ دوست رکھتے ہین کیونکہ وہ اسکو اپنی مذہب و اسلام کا محافظ سمجھتے ہین اور یہہ بات تسلیم کیگئی ہے کہ ہر کسیکو اپنا مذہب پیارا ہے پھر جو اسکے حفظ و امن کا وسیلہ ہو کیون نہ انکو پیارا ہو - اس نتیجہ کا یہہ لازمہ نتیجہ لایق تسلیم ہے کہ اس گروہ سی گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کبھی نہ ہوگی جبتک کہ انکو اپنی مذہب کی پابندی رہیگی - ہماری بیان کا **تیسرا** نتیجہ یہہ ہی کہ ہندوستان کے اکثر اخبارون نے گروہ اہلحدیث اور ان کے ایک سردار و مقتدا پر سخت ظلم کیا ہی جس سے انکو **استغاثہ کا حق** حاصل ہی ولہذا اُن اخبار والون کو مناسب ہے کہ اس ظلم کے مکافات کرین اور ان خبرون خلاف واقع کی (جو مولانا ممدوح کی نسبت انہون نے شایع کی ہین) اپنے اخبارون مین تردید کردین وہ تردید نہ کرین اور پھر بھی یہہ گروہ نالشی نہ ہون تو اسکا نتیجہ لایق تسلیم یہہ ہے کہ یہہ گروہ نہایت صابر و بردبار ہے اور انکو کسی فرقہ اسلامی کی ایذارسانی مد نظر نہین جو یہہ کرتے ہین اپنے بچاؤ کے لئے کرتے ہین انکا کام کسیکو ایذا دینے کے بغیر چل سکے تو انکو کسی کے ایذا دینے سے کچھہ مطلب نہین -

ایک گمنام اشتہار (یا اعلان) کسی گمنام مطبع دہلی مین چھپا ہی اسمین **کوئی صاحب** مجہول الاسم والرسم لکھتے ہین اگر یہہ لوگ (اہلحدیث) اپنی دعوے مین سچے ہین اور یقیناً جانتے ہین کہ مولوی صاحب کے ساتھہ یہہ معاملہ ہرگز نہین ہوا تو مطبع میر یہہ سلطانیہ پر ہتک عزت کی **نالش کیون نہین کرتے** - بنک بھوپال اور پٹنہ کا بیت المال کس روز کام آئیگا - **انکی خدمت مین** التماس ہی کہ اگر اس قوم اہلحدیث مین مسلمانون کی باہم اتفاق جو د مصالحت پژدہ ایڈیٹر اشاعۃ السنہ وغیرہ جیسی اشخاص نہ ہوتے تو اس وقت تک بیسیون پرچے اور ہندوستانی اخبارون پر نالشین ہو جاتین - ہماری پاس [illegible] عزیز بیسا ور زمیندار دن

(اہلحدیث) کے خطوط نالش کرنیکی اجازت لینے کو آئے ہوئے ہین (جو چاہے ان خطوط

کو دیکھہ لے) ہم انکو نالش سے مانع ہوئے ہین اور یہہ وعدہ دیچکے ہین کہ ہم ایسی تدبیر و تجویز

کرینگے جس سے بغیر نالش اور کسی فریق یا شخص کو تکلیف دینے کے ہمارا کام چل جائے۔ اور ہم کو

ان تکالیف سے نجات ہوجائے۔ جسکا ایفاء ہمنے اس تجویز سے کیا ہے جو گورنمنٹ کی خدمت

مین عرض کر چکے ہین۔ اگر **گورنمنٹ** نے ہماری اس تجویز کیطرف توجہ نہ کی اور ہمارے

اسلامی بہائی اخبار نویسون نے بہی اس **ظلم** کے مکافات نہ کی تو مطبع میریہ تو ریاست غیر

مین ہے ان حضرات ملکی اخبار نویسون پر تو ضرور نالشین ہوجاوینگی۔ ہمارے احباب جلدی نہ کرین

تہوڑے دن ازراہ کرم صبر کرین۔ دیکہین تو سہی ہوتا کیا ہے۔ یہ نالش نہ کرنیکا جواب ہی

رہا جواب اس رمز و اشارہ کا کہ بنک بہوپال اور پٹنہ کے **بیت المال** کا روپیہ کس روز

کام آویگا؟ سو ہم نمبر ۱۲ مین عنقریب ایسا کافی و شافی جواب دینگے کہ پہر آپ کی یا کسی اور

اپنے مذہبی بہائی اس کے مقابل پر یہہ کہہ نہ سکیگا اور گورنمنٹ کو روشن دلائل سے معلوم ہوجائیگا

کہ گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے بیت المال جمع کرنیوالے اور ان ارادون اور تدبیرون

مین رہنے والے ان ہی حضرات کے مقلدین بہائی ہین اہلحدیث کا دامن اس تہمت سے پاک ہی

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم — صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

اب ہم اس مضمون کو **ختم** کرتے ہین اور اپنے ناظرین سے امید رکہتے ہین کہ ہماری اس بحث و بیان

کو اعتراض نمبر ۱۳ شیر قیصر کے جواب مین کافی و وافی سمجہین گے اور حسب **وعدہ** گروہ اہلحدیث

کی طرف سے حضرات علماء اور ایڈیٹرون کی خدمت مین **فتوی اور سارٹیفکٹ** کی **درخواست**

پیش کرتے ہین۔

چہ میفرمایند علماء دین و اڈیٹران با تمکین

اندرین صورت

اہلحدیث جنکے عقاید یہہ ہین [illegible] دکہہ ہون) کہ خدا تعالی واحد لاشریک ہی کذب وغیرہ عیوب

سے پاک ہی کوئی چیز اجسام وغیرہ سے اُسکی مثل نہین ہے - اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین شفیع المذنبین
ہین تبلیغ احکام مین معصوم ہین اور جن چیزون کو خدا اور رسول نے حلال کیا ہی حلال ہین جنکو
حرام کیا ہے (جیسے خنزیر - نکاح محرمات خالہ پہوپی وغیرہ) حرام ہین - آنحضرت کی خلفا راشدین
(ابوبکر صدیق - عمر فاروق - عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہم علی مرتضی علیہ السلام) کی خلافت
برحق ہے اور اہلبیت نبوت کی محبت وموالاۃ ایمان کا جز ہے - اور مجتہدین مذاہب مشہورہ اور
مشائخ طرق قدیمہ سب کے سب خداتعالی کے مقبول بندے ہین) مسلمان کلمہ گو ہین یا نہین؟
نہین تو بیان فرماوین کہ کونسی شرط اسلام یا جز ایمان انمین پائی نہین جاتی - اگر مسلمان ہین
تو پہر وہ کعبہ شریف کے حج اور وہان کی اقامت کا عام کلمہ گویون کے مساوی استحقاق رکہتے
ہین یا نہین - نہین تو وجہ عدم استحقاق بتادین اور یہہ بیان فرمادین کہ شیعہ اور خارجیون
وغیرہ کلمہ گویون کو ان پر کیا فوقیت ہی کہ وہ اس استحقاق ... نہین ہین اور ... ٹوک حج
کرتے ہین - اور اگر وہ سب کلمہ گویون کے مساوی استحقاق رکہتے ہین تو انکو فتوے وا جازت
دین - مگر علماء یہہ وعدہ کرلین کہ انکی مکہ پہنچنے کے بعد رسالہ جامع الشواہد زردکا غذیا رسالہ انتظام المساجد اُن
مکہ مین ارسال فرماکر یہہ نہ لکھدین گے کہ یہہ کافر اور واجب القتل ہین - اور اڈیٹر یہہ عہد دین کہ یہہ اخبار و
ہین انکی نسبت یہہ نہ چہاپ دین گے کہ یہہ خنزیر کی چربی اور کُتے کے گوہ موت کو حلال اور پاک
سمجہتے ہین اور مکہ مین یہہ یون ذلیل ہوئے - اور اگر یہہ انکو فتوی اور سارٹیفکیٹ نہ لکہدین اور
اُدہر مکہ والے انکو جوتیان لینے دین مارین پیٹین یا قید کرین تو پہر یہہ حضرات ارشاد کرین کہ ایسی
صورتمین ان کے ذمہ سے فریضہ حج ساقط اور معاف ہی یا نہین - جیسا کہ راستہ کے لوٹیرون اور ڈاکوؤن
کے خوف سے حج معاف ہونا کتب فقہ شریفہ مین لکہا ہی بَیِّنُوا تُوجَرُوا

التماس - (۱) اڈیٹران اخبار جنکو اہلحدیث سے کاوش نہین اس درخواست و استفتاء کو
اپنے اپنے اخبارون مین درج فرماوین -

(۲) اعیان واشخاص اہلحدیث جنکو ہماری رسالہ کے کل یا بعض حصص مضمونسے ا... ہو وہ ہمکو توافق را ...

بقیہ نمبر ۳ جوابات مشیر قیصر

سوالات علماء بمبئی کے جواب سی گریز کرنیکے طعن کے جواب کا بقیہ

اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۴ کو ملاحظہ فرمائین ۔

(۲) آپ نے فرمایا ہے (جسکا ما حصل یہہ ہی) کہ علماء بمبئی کا اپنے سوالات مین کتب اہلحدیث کا حوالہ ندینا انکی اولوالعزمی و نیک نیتی پر مبنی تہا اونہون نے قبل از انکار یا اقرار مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب انکی کتابون کا حوالہ دینا خلاف تہذیب و مخالف داب مناظرہ سمجہا ورنہ انکی پاس سامان سب تیار تہا مولانا میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتی تو وہ سبہی کچہہ بتا دیتے ۔

خاکسار ملتمس ہے یہہ تجویز صرف آپ کی حسن ظنی و نیک نیتی و اولوالعزمی کا نتیجہ ہے ورنہ ان سوالات کا پتہ و نشان تو روئی زمین پر کہین نظر نہین آتا نہ علماء بمبئی کے پاس ان سوالات کا [illegible] ہے ۔

آپ اس حسن ظنی کو نفس الامر کے مطابق سمجہتے ہین تو علماء بمبئی کے وکیل ہو جائین ان سے ان سوالات کا پتہ و محل دریافت کر کے پیش کرین پہر جو چاہین ہمسی خواہ مولانا ممدوح سے لکہا لین یا منوا لین ۔ یا علماء بمبئی کو بمبئی مین چہوڑ دین اور مولانا ممدوح کو بہی ایک طرف رہنے دین ۔ آپ خود **میدان مناظرہ** مین صف آرا ہو جائین اور مجہہ سی ان مسایل مین اسی اخبار گہر بار مشیر قیصر مین (جو اکثر دیسی اخبارات کی نسبت بے تعصب و مہذب کہلاتا ہے) بحث کر لین ۔ ع ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو ۔ مگر شور و شغب و انتشار و تشتت سے بچنے کے لئے سبہی سوالات سی یکبار گی تعرض نہ کرین بلکہ یکے بعد دیگرے طے کرین بہتر ہی کہ سب سے پہلے سوال ہفتم علماء بمبئی کا کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہی (جو ان کے خیال مین نہایت لطافت و نفاس[illegible] تہذیب و علمیت پر مشتمل ہے) کسی چہوٹی بڑی نئی پرانی معتبر یا غیر معتبر (دیکہیے ہم انکو کیسی وسعت [illegible]تے ہین) کتاب اہلحدیث سی پتہ و حوالہ دین اسکی بعد اور سوالات کا ثبوت

پیش کرین۔ اس سوال کو طے کرنیکی پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے توہم اسکو بیجا اور لغو سمجھکر اسکا جواب نہ دینگے۔ مگر آپ اپنے بیان و ثبوت مین دو شرطون کے پابند رہین اول یہہ کہ جو بات اہلحدیث کی ذمہ لگاوین وہ انکی کلام کا منطوق ہو نہ صرف مفہوم ان کا اصل مذہب ہونہ اسکا لازم۔

کیونکہ مفہوم کلام بسا اوقات ایسا ہی ہوا کرتا ہی جسکا متکلم کلام ارادہ نہین کرتا اور نہ اُسکو پسند رکھتا ہے اور لازم مذہب بہی عین مذہب نہین ہوا کرتا۔

دیکہو خداتعالی نے قرآن مجید مین لحم خنزیر کو حرام فرمایا ہی اسکے بہت سی مفہوم ایسے ہین جو خدا تعالی کی مراد نہین ہین وعلی ہذا القیاس۔

دوسری شرط یہہ ہے کہ جو بات آپ اہلحدیث کے ذمہ لگاوین وہ ایسی نہ ہو جو آپ کی کتب مین پائی جاتی ہو ورنہ اس صرع کا مصداق بننا پڑیگا ؎ مین الزام اسکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا [illegible]

یہہ تو شرطین ہین۔ اب ایک مصلحت و مشورہ کی بات کہنی سے بہی دریغ نہ کرون۔

آپ جو کچہہ لکہین اشاعۃ السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد ۶ (جو زیر طبع ہی اور عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا اگر آپنے طلب کیا۔) کے ملاحظہ کے بعد لکہین شاید اس سے آپ کی یہہ حسن ظنی اور رنگ بدلے اور اسباب مین بحث کی حاجت ہی باقی نہ رہی۔

(۳) آپ نے فرمایا ہی کہ مولانا ممدوح حج سے واپس آئے تو علماء بمبی کا جواب ضرور تحریر دینگے خاکسار ملتمس ہی کہ یہہ بات تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ علماء بمبئی یا آپ ان کے وکیل ہوکر یا اصالۃً ان سوالات کی کتب اہلحدیث سے نشان دہی کرین پہر جو چاہین جناب ممدوح سے خواہ ہمسے لکہوالین۔

یہان ایک اور لطیفہ عرض کرنا مناسب نظر آیا کہ اگر ہر لغو و بیہودہ بات کا جواب دینا

لازم ہی اور ایسا سوال کرنا بہی جایز ہے تو آپ ہمکو اجازت دین کہ ہم اسی قسم کا ایک سوال آپ سے کرین پہر آپ ہمکو اسبات کا جواب دین اِسکے بعد مولانا ممدوح بہی اِن سوالات کی جواب مین وُہی بات لکہدینگے جو وہ زبانی فرما چکے ہین۔

مگر مین معافی مانگ کر یہہ عرض کرتا ہون کہ وہ سوال اِسی قسم سی ہوگا جس قسم سی علمائی کے سوالات ہین اور ہمنے اُن کے نظایر اپنے مضمون **ترقی معکوس** کے خاتمہ مین بیان کئے ہین (جو مشیر قیصر نمبر ۱۲ کے صفحہ ۲ کے تیسری کالم مین منقول ہین) پہر اِس سوال کو گستاخی وسوء ادبی و بد تہذیبی قرار نہ دیا جاوی۔

(۴) آپنے بجواب ہماری مضمون ترقی معکوس) قضیہ معکوسہ بنایا اور اُسمین فرمایا ہی کہ یہ ارشاد (الزام تکفیر مسلمانان) شاید اُسوقت صحیح ہوتا جب لامذہب اہلسنت سے متقدم ہوتے یا اہلسنت اس فرقہ محدثہ کے پیچہی پڑتے اور ان کو بُرا بہلا کہنی مین ابتدا کرتے۔ یہان قضیہ معکوس ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی [illegible] اہلسنت [illegible] مشرک [illegible] اور عبد الاوثان کہا ہی۔

خاکسار اولاً یہہ التماس کرتا ہے کہ اگر آپ ہمکو بحث وخطاب سی عزت بخشنا چاہتی ہین تو بندہ قلم ہدایت رقم کو ایسے غیر مہذبانہ الفاظ (لامذہب فرقہ جدید وغیرہ) سے (جنسی گروہ اہلحدیث کے نوجوانون کو اشتعال پیدا ہوگا اور اُسکے مقابلہ مین آپ کے مذہب اور اُس کے واضعین کے حقمین اُنکی قلم سے بُرا بہلا نکلیگا۔) روکین اور اس بیت صائب کو پیش چشم رکہین ؎ دہنِ خویش بدشنامِ میالا صائب + کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد۔

کوئی کسیکو کافر ملحد دہریہ لامذہب بدمذہب اور مشرک ہی کیون نہ سمجہتا ہو مگر جب اِس سے تخاطب کرنا چاہئے تب اِسکو تہذیب شرافت انسانیت اِن الفاظ کے بولنے کی کبہی اجازت نہین دیتے۔

اِس دفعہ ہمنے (صرف اِس خیال سی کہ جو آپ سے ہمکو شرف تخاطب حاصل ہوا ہی یہ بس غنیمت ہی اسکے ساتھ [illegible]ار گالیان مل گئین تو اِن پر بہی صبر مناسب ہی) صبر کیا چنانچہ کسی

ایسے ہی ہماری جیسے طالب صادق نے کہا ہی ؎

رنج راحت شد چو مطلب شد بزرگ گرد گلہ توتیائی چشم گرگ

آیندہ آپ ایسے الفاظ قلم مین لائین گے تو ادہر سے بجز سلام علیک کچھہ جواب نہ پائین گے اور اگر آپ کا اصل **مطلب** یہی ہے کہ دو چار گالیان دیکر مخاطب کو بہگا دین تو لیجیے ہم ابھی سے بہاگ جاتے ہین آپ اسی کو فتح سمجھہ لین - اسیطرح علماء بمبئی نے ہماری مولینا و شیخنا کو بہگایا تہا آپ بہی اُن ہی کا اقتدا کرین -

ثانیاً ملتمس ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر کسیوجہ سے الزام عاید نہین ہو سکتا اِسکو اہلحدیث ہندوستان سے کوئی خاص تعلق و نسبت نہین ہے جیسی کہ مقلدین مذہب حنفی سے اِسکو نسبت و مشابہت ہی کہ یہہ لوگ حنفی مذہب کے مقلد ہین وہ حنبلی مذہب کا مقلد تہا - اہلحدیث تو کسی مذہب خاص کے مقلد ہین نہ کسی خاص شخص [illegible] وہ [illegible] اور خدا و رسول [illegible] مقلد ہین [illegible] قال قائلہم

؎ زاہرہ نجات خواہی آئین عشق سر کن ٭ از مصطفا شنیدن واز دیگران بریدن - اور خاصکر اِس مسئلہ تکفیر مخالفین اہل قبلہ مین تو وہ اس سے مخالفت مذہب سے ظاہر کر چکے ہین **مولانا محمد اسمعیل شہید** ہی کو دیکہو وہ اپنے مخالفین کو کافر تو کہان مبتدع بہی نہین کہتے جسکے آپ بہی قول آیندہ مین اقراری ہین - **نوّاب صاحب** بہوپال کا رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ کا صفحہ ۷۳ ملاحظہ کرو جسمین آپ نسبت محمد بن عبد الوہاب صاف لکہا ہی و مسائلہ مشہورۃ وفیہا المقبول والمردود واشہر ماینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی تکفیر اہل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیہا والثانیۃ التجاری علی سفک الدم المعصوم بلا حجۃ ولا برہان

ترجمہ اور محمد بن عبد الوہاب کے رسایل مشہور ہین انمین سے کوئی مقبول ہی کوئی مردود اسکی جن خصلتون کو لوگ بُرا جانتے ہین انمین دو بڑی مشہور خصلتین ہین ایک تمام زمین والونکو صرف لپٹی (یا ملاوٹی) باتونسے کافر کہنا - دوسری بلا دلیل بیگناہونکی خونریزی پر جرات کرنا -

اِس خاکسار کا رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۴ کو مطالعہ فرماؤ گے تو اسمین محمد بن عبد الوہاب پر بہت لے دے پاؤ گے۔ باا ینہمہ تحاشی و تبری محمد بن عبد الوہاب کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر الزام قائم ہو سکتا ہے تو آپ کا گروہ اِس الزام کا زیادہ تر مستحق ہے۔ وہ (لا اہلحدیث) آپکو کہہ سکتے ہین کہ محمد بن عبد الوہاب تمہارا ہی متقدا بہائی تہا جس نے مسلمانون کو کافر بنایا اور مسلمانون کا نمبر گہٹایا۔

(۵) آپنے فرمایا ہے ایضاح الحق الصریح فی احکام المیّت والضریح مین دُنیا کے محدثین و فقہاء و اولیاء اللہ اور علماء کے افعال و عقائد بدعت ٹھرائے گئے۔ ہمنے مانا کہ صاحب ایضاح نے اطلاق لفظ مبتدع کا اُنپر جائز نہین رکہا مگر جب یہہ حضرات مرتکب بدعت ہوئے تو پہر مبتدع کا اطلاق خود بخود ہو گا یہہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص مارتا ہو اور اُسے ضارب نہ کہین۔

خاکسار مُلتمس ہے جن افعال و عقاید کو مولانا محمد اسمعیل شہید نے کتاب ایضاح الحق مین بدعت قرار دیا ہی [illegible] کوئی منصف و محقق حامی نہین پُرانی دنیا کے محدثین فقہا و اولیاء و علماء سے تو ایک شخص بہی وہ اعتقاد نہین رکہتا جسکو اونہون نے بدعت قرار دیا ہے آپ تمام دُنیا کی حالات کہان جانتے ہین اور کب بیان کر سکتے ہین یہہ تو زبانی دعوی ہین۔

آپ ہمکو وہ اعتقاد و اقوال دو چار ہی محدثین یا فقہا یا اولیاء یا علماء قرون ثلثہ سے (جنمین ہمارے سرتاج چارون امام مذہب و اکثر اصحاب متون حدیث اور بیسیون متقدمین اولیاء و علماء داخل ہین) بنقل صحیح ثابت کر دین پہر دیکہین ہم اس کتاب ایضاح الحق کی کیسی خبر لیتے ہین؟

آپکا یہہ فرمانا کہ گو مولوی اسمٰعیل صاحب نے اِن لوگون کو مُبتدع نہین کہا مگر اِن کے افعال کو بدعت کہنے سے اِنکا مبتدع ہونا نکلتا ہے ہماری مُدعا کا عین مویّد ہے اس سے یہہ تو ثابت ہوا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے مُسلمانون کو مبتدع نہین کہا چہ جائیکہ کافر کہا ہو۔

رہا یہہ کہ اُن [illegible] اقوال کو بدعت کہنے سے اِنکا مبتدع ہونا نکلتا ہے سو یہہ (مبتدع ہونا نکلنا) آپ

لوگون کا فعل ہے - مولوی صاحب محمد اسمٰعیل مرحوم تو اُسکو پسند نہین کرتے - غایۃ ما فی الباب یہہ کہ اُسمین
آپ اُنکی علمی غلطی تجویز کرین سو یہہ بات دوسری ہی - یہ ہمنی علی سبیل التنزل کہا ہی اور سچ پوچھو تو اُسمین
بھی مولوی صاحب غلطی پر نہین ہین - بلاشک لغۃً وعقلاً قیام مبدء حمل مشتق کا موجب ہوتا ہے
اور یہی عامیانہ خیال ہی اور اسی پر مارنیوالہ کو ضارب کہنے کی مثال پھبتی ہی - مگر شرعا (بحکم کتاب و سنت
و مذاہب فقہاء اُمۃ) یہہ بات کُلیۃ صحیح نہین ہی - جلد اول **صحیح البخاری** صفحہ ۹ سطر ۵ مین
باب المعاصی من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبھا بارتکابھا الا بالشرک[+] ملاحظہ فرمائیے اور فقہاء
و متکلمین رحمہم اللہ اجمعین کے تصانیف مین مسئلہ عدم تکفیر اہل قبلہ دیکھہ لیجئے اسکی بعد مولانا
اسمٰعیل شہید کو جو کہنا ہو سو کہیئے - مولانا مرحوم ان سب کے مخالف نکلی تو ہم پھر آپ کے ساتھہ مین -
(۶) آپنے فرمایا ہے پھر صاحب ایضاح نے ایضاح مین تقلید شخصی کو بدعت حقیقۃ لکھا ہے
اور تنویر العینین مین شرک - مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار مین انکی ہان مین ہان ملایا
ہے اور صاحب ظفر المبین نے الشا و صدقنا کہا ہے -

خاکسار ملتمس ہے جس تقلید شخصی (باعتقاد وجوب و بمقابلہ نصوص) کو مولانا محمد اسمٰعیل
مرحوم نے شرک یا بدعت قرار دیا ہے - اور مولانا سید محمد نذیر حسین نے اُسمین انکا اتباع کیا ہی
وہ ایسی تقلید ہی جسکو کسی محقق حنفی شافعی حنبلی مالکی محدث فقیہ ولی متقی نے اختیار نہین کیا
بلکہ بہترون نے اِسکو بُرا کہا ہے - **دس بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ ستّر**
جسقدر اعیان و اکابر مذہب (جنہون نے ایسی تقلید کو بُرا کہا ہے) کے نام نامی آپ چاہین میز
گن سناتا ہون اور اگر آپکو اپنی کمیٹی کے صدر نشین مولوی **محمد عبد الحی** صاحب کے
کلام پر اعتماد ہے تو اُنھی کے رسالہ **النافع الکبیر** اور **فواید بہیہ** سے اِس تقلید کی بُرائی ثابت
کر دکہاتا ہون - پہر اگر مولوی محمد اسمعیل مرحوم اور حضرت شیخنا المحدث دہلوی نے بہی اِسکو بُرا کہا
تو کیا بُرا کیا - اب رہی **ظفر المبین** اور اُس کے مؤلف **شیخ محی الدین** سو وہ جانین آپ جانین

[+] گناہ کفر کے کام ہین مگر ان کے مرتکب کو (بجز مر[illegible]ب) کافر نہ کہا جائیگا۔

ہم اُن کے ذمہ دار و جوابدہ نہین ہین اِسکی وجہ ہم اخبار مشیر قیصر نمبر ۲۴ جلد ۲ مطبوعہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۳ع مین چھپوا چکے ہین آپ اُسکو ملاحظہ فرما سکتے ہین

(۷) اِن افادات کی خاتمہ پر بطور نتیجہ آپنے فرمایا ہے کہ با وجودیکہ مخالفین کیطرف سی اِس قسم کی زبان درازیان ہوتی ہین مگر اہلسنت نے جواب مین صرف اِس قدر ثابت کیا ہی کہ تقلید شخصی شرک و بدعت نہین ہے - یہہ نہین کہا کہ لامذہب مشرک یا مبتدع ہین کیون نہو خود ہی بُرا بھلا کہنا اور اُلٹا الزام رکھنا - اب انصاف سی ارشاد ہو کہ یہان ترقی معکوس ہی یا قضیہ معکوس " -

خاکسار ملتمس ہے کہ جناب کے ارشاد سی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے کینہ و صاف سینہ ہین آپنے اپنی بھائیون کے اِس قسم کے رسایل جنمین اہلحدیث کو کافر و مشرک و واجب القتل کہا گیا ہی ملاحظہ نہین فرمائے - گلابی چو ورقہ (جامع الفوائد فی اخراج الوہابین عن المساجد) جسمین اہلحدیث کو کافر و مبتدع کہا گیا ہے اور اس کو پہلا رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد جسمین اہلحدیث کو مشرک کہنے کے ساتھ اُنپر قتل کا بھی فتوی دیا ہے اور اِس سی پہلے رسایل تنویر الحق - توفیر الحق - تحفۃ العرب والعجم - مدار الحق - انتصار الاسلام اور افاضل کلکتہ کی بعض تالیفات جناب ملاحظہ فرماتے تو جناب کی طبیعت انصاف طینت سی امید ہی کہ یہہ بات کبھی زبان پر نہ لاتے اور علماء اہلحدیث کا اپنے سنّی بھائیون کو مشرک و مبتدع نہ کہنا تو آپ مان ہی چکے ہین

اِن عذرانہ التماسون اور دوستانہ گذارشون سے اُمید ہی آپ کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس نہایت صحیح و درست ہی اور اِسکا نقیض قضیہ معکوسہ صحیح نہین ہی آیندہ اُسکا اختیار (اختیار نہ پڑیگا) آپ اور جملہ ناظرین کے اختیار مین ہے -

…پ کا خیرخواہ بلا اشتباہ

ابوسعید محمد حسین لاہوری

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ